THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Sunday, the August 06, 2023
(331^{st} Session)
Volume VIII, No.07
(Nos. 01-09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VIII	SP.VIII (07)/2023
No.07	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 2
3. Leave of Absence... 2
4. Point raised by Senator Kamran Murtaza regarding approval of Census 2023, in the meeting of CCI 3
   - Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice) 4
   - Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House..................... 5
   - Senator Saifullah Abro... 6
   - Senator Mian Raza Rabbani... 9
5. Presentation of the report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023]................. 14
6. Point of order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding laying of report of the Committee on [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023] 15
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 16
7. Presentation of the report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023].. 17
   - Senator Mohammad Ishaq Dar 18
   - Senator Syed Yousuf Raza Gillani 19
   - Senator Azam Nazeer Tarar.. 20
   - Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 21
   - Senator Mushtaq Ahmed 22
8. Presentation of report of the Standing Committee on Aviation on [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023]... 26
9. Presentation of report of the Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety on [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023]....... 26
   - Senator Saleem Mandviwalla 27
   - Senator Sherry Rehman.. 28
   - Senator Mohammad Ishaq Dar 29
10. Introduction of [The Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2023]... 35
11. Consideration of [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023]............. 36
   - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 40
   - Senator Engr. Rukhsana Zuberi 41
   - Senator Mushtaq Ahmed 43
   - Senator Umer Farooq 45
   - Senator Kamran Murtaza 46
   - Senator Molvi Faiz Muhammad 47
   - Senator Hidayatullah Khan... 48

- Senator Mian Raza Rabbani.. 49
- Senator Azam Nazeer Tarar.. 51

12. The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023 56
13. Withdrawal of [The Prevention of Violent Extremism Bill, 2023] 61
14. Consideration and Passage of [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023] 62
15. Consideration and Passage of [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023] 64
16. Presentation of annual reports of the Council of Islamic Ideology for the period 2018-2019 and 2019-2020... 65
17. Presentation of report of the Standing Committee on Aviation pertaining to the examination/consideration and recommendations for resolution of issues regarding Pilots' Licenses 66
18. The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023.. 66

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday, the August 06, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at twenty minutes past twelve in the afternoon with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ
الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ
اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

ترجمہ: یہ اللہ کے احکام ہیں ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک سناتے ہیں اور اللہ مخلوقات پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں سب اللہ ہی کا ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔ تم سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئیں اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا کچھ ان میں سے ایماندار ہیں اور اکثر ان میں نافرمان ہیں۔ وہ زبان سے ستانے کے سوا تمہارا اور کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر دیں گے پھر مدد نہیں دیئے جائیں گے۔

(سورہ آل عمران، آیات ۱۰۸تا۱۱۱)

جناب چیئرمین: جناب! ایک منٹ کامران صاحب، یہ rule suspendتو کر دوں اس کے بعد بات کریں گے۔Question hour dispense کرنا ہے، بیٹھ جائیں ایک منٹ۔

Honourable Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House, please move Order No.2.

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House): I, Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House, move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for Sunday, the 6th August, 2023.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for Sunday, the 6th August, 2023.

(The motion was carried)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: صرف2 leave applications پڑھ لوں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق ایچ نائیک صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 اور6 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Honourable Senator Kamran Murtaza.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سب بولیں سب کھڑے ہیں سب بولیں۔ کامران صاحب تشریف رکھیں موقع دیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کامران صاحب کے بعد آپ کی باری ہے۔ تشریف رکھیں۔ مشتاق صاحب کوئی ایسا دن ہو جس پر آپ کہیں کہ میں نے نہیں بولنا اس دن میں House میں خیرات کروں گا۔ جی کامران صاحب۔ رانا صاحب اپنی نشست پر چلے جائیں تشریف رکھیں۔

Point raised by Senator Kamran Murtaza regarding approval of Census 2023, in the meeting of CCI

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب چیئرمین! جاتے جاتے ایک اور bomb Balochistan پر گرا دیا گیا ہے۔ ہماری 64 لاکھ آبادی کم کر دی گئی ہے۔ بہت شکریہ جناب! اس حکومت کا بھی بہت شکریہ، ریاست کا بھی بہت شکریہ۔ اگر ہماری seats 7,8 بڑھ جانی تھیں تو وہ ان کو برداشت نہیں ہوئیں۔ آپ نے اپنی مرضی کی آبادی، کل کیا تاریخ تھی؟ جناب! 5 August تھی یعنی صرف چار دن پہلے جب اعلان ہو چکا تھا کہ فلاح تاریخ کو Assemblies dissolve ہو جائیں گی اور اس سے پہلے 2 Chief Ministers کو call کیا گیا اور 2 care takers کو بلوایا گیا اور اس معاملے کو اس طرح سے resolve کیا ہے۔ یہ بہت تکلیف دہ ہے اور اس صوبے میں اس کا message اچھا نہیں گیا، وہاں پہلے سے ہی مسائل ہیں اور اتنے زیادہ مسائل ہیں اور وہ مسائل میں نے اور آپ نے نہیں بوئے۔ یہ انہوں نے بوئے ہیں جنہوں نے کل کے مسائل مزید بوئے ہیں اور یہ کل بڑا درخت بن کے اگے گا۔ جن لوگوں کو ہم ٹھنڈا کرتے ہیں، جن کو ہم پارلیمانی نظام کی طرف لے کر آتے ہیں، جن کو ہم جمہوریت کی طرف لاتے ہیں۔ ان کے ساتھ آپ لوگ ایسا کر رہے ہیں کہ ہمیں آپ کی 16 seats کی جمہوریت بھی منظور نہیں ہے، آپ پہلے بھی matter نہیں کرتے تھے اور اب بھی نہیں کریں گے۔ کیا قیامت آجانی تھی جناب؟ 5, 7, 8

seatsبڑھ جاتیں، زیادہ سے زیادہ ایسا ہونا تھا، ہم تو اس بات پر راضی تھے کہ اس کو notifyنہ کیا جائے کیونکہ notify نہیں کیا جا سکتا تھا اس stageپر مگر اس کے باوجود آپ نے نہ صرف اس کو notifyکیا بلکہ میری 64لاکھ آبادی کم کر دی۔ میری seatsاب نہیں بڑھیں گی، یہ seatsآپ کی ہیں اور آپ کو مبارک ہوں، کم از کم میں اس وقت token walkoutکرتا ہوں اگر ساتھی آتے ہیں۔

(اس موقع پر سینیٹر کامران مرتضیٰ نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب آپ نے بھی اسی پر بولنا ہے؟

Honourable Federal Minister for Law.

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر برائے قانون وانصاف): پارلیمانی لیڈر مولانا اسد محمود صاحب اس meetingمیں موجود تھے، انہوں نے تمام حقائق سننے کے بعد، ان پر briefingکے بعد یہ unanimous decisionہے۔ ایک بھی dissenting voteنہیں آیا کیونکہ انہوں نے دو گھنٹے کی briefingدی تھی، censusکی team نے اور انہوں نے بتایا، آج بلوچستان کے جو results notifyہوئے ہیں پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی کا growth rate 3.20%بلوچستان میں ہے۔ بلوچستان کی آبادی اس کے باوجود بڑھی ہے اور جو official censusہوئے ہیں ان کے مطابق ڈیڑھ کروڑ پر ان کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس کو SUPARCOکے ذریعے satellite and forensic auditہونے کے بعد انہوں نے اپنی reportsدرست کی ہیں اور وہ انہوں نے submitکرائی ہیں میرے خیال سے میرے بھائیوں نے حقائق نہیں جانے میں جا کر انہیں لے کر آتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جا کے لے کر آئیں۔

Honourable Leader of the House please.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب آپ کو موقع دیتا ہوں۔

Leader of the House please.

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں صرف add کر دوں جو اعظم تارڑ صاحب نے۔۔۔

جناب چیئر مین: مہربانی کریں ابڑو صاحب میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ Leader of the House کھڑے ہیں ان کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: یہ چھوٹے موٹے جو traditions تھے ان کو بھی ہم دفن کر رہے ہیں۔ میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ میں ...factual information

جناب چیئر مین: تشریف رکھیں۔ افنان بھائی آپ حوصلہ کر لیں۔ تشریف رکھیں بزرگ آدمی ہیں، آپ کے بزرگ ہیں۔

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئر مین! میں صرف factual information add کر رہا ہوں یہ جو satellite کے ذریعے دیکھا گیا ہے جہاں 250 گھر تھے، جہاں physically کیا گیا وہاں 2200 گھر تھے۔ آپ imagine کریں جو satellite کا۔۔۔ صوبے کے وزیر اعلیٰ موجود تھے، JUI کا جو پارلیمانی۔۔۔

جناب چیئر مین: سینیٹر صاحبہ میری گزارش ہے تشریف رکھیں، ہو گیا ہے مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میرا خیال ہے ہمیں اچھی traditions کو ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔ میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جو آئین کے تحت 8 members ہیں ان کی consensus سے ہوا ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان موجود تھے اور یہ ساری تفصیل تمام صوبوں کو بھجوا دی گئی ہے۔ اس period کی آبادی کی جو average growth ہے وہ 2.55% ہے اور 2017 کے census کی 2.4% تھی۔ اس پر highest growth level اس وقت بھی 3.2% ہے بلوچستان کی جو original تھی جیسے Law Minister نے explain کیا کہ satellite image سے جہاں پر 2200 گھر دکھائے گئے وہاں صرف 200 گھر ہیں۔ یہ ایک مثال آپ کو دے رہا ہوں۔ یہ پہلا digital census ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اس سے پہلے جو آبادی کی 9.09% increase تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں realistic

ہو کر دیکھنا چاہیے۔ آپ پورا ریکارڈ لے کر دیکھ لیں۔ صوبوں کے پاس بھی numbers جا رہے ہیں۔ ان کی تسلی ہونے کے بعد پھر انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ Census کا یہ فیصلہ ماضی کی حکومت کرکے گئی ہے۔ یہ جنوری 2022 میں CCI کا فیصلہ تھا کہ اگلے الیکشن کے لیے digital census کا اہتمام کیا جائے۔ اس پر قوم نے 34 ارب خرچ کیے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ حقائق دیکھ لیں۔ اگر کوئی discrepancy ہے تو آپ کا حق ہے کہ اس کو take up کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ہمیں بھی وقت ملنا چاہیے۔ آپ کی نوازش ہے کہ آپ نے مجھے وقت دے دیا۔ Leader of the House ہمیشہ بولتے رہتے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہاؤس کی جو یہ tradition تھی وہ بھی ختم ہو گئی ہے۔ وہ تو جب سے حکومت میں آئے ہیں اور Leader of the House بنے ہیں تو وہ تو بولتے رہتے ہیں۔ آج پاکستان میں اور اس ملک میں جب یہاں پر 1973 کے آئین کی پچاس سالہ تقریبات کی گئی۔ جب سینیٹ کی پچاس سالہ تقریبات کی گئی تو اس ملک کا جو حشر کیا گیا ہے۔ اس ملک میں وہ لاقانونیت ہے جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ہم دنیا کو کیا message دیتے ہیں۔ اسی ہاؤس میں مختلف ممالک کے سفیر اور دوسرے افراد آئے تھے۔ ہم دنیا کو یہ message دے رہے ہیں۔ کل آپ نے دیکھا کہ پاکستان کی تاریخ کا بڑے سے بڑا لیڈر اور بڑی پارٹی کا لیڈر سابق وزیراعظم عمران خان کے خلاف جس طرح ایک نام نہاد کیس میں بغیر سنے، بغیر کسی عدالتی کارروائی کے عجلت میں ایک Additional Session Judge نے فیصلہ دیا۔ تعجب تو اس بات کا ہے کہ حکومت اگر عمل نہ کرنے پر آئے تو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے حکم پر عمل درآمد نہ کرے کہ پنجاب اور KP میں الیکشن کروائیں۔ جب عمل درآمد کرنے پر آئے تو lower court کے ایک جج نے 12:44 پر ایک فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایک *malafide* decision ہے۔ یہ PDM Government کی last demand تھی کہ خان صاحب کو disqualify کریں۔ خان صاحب کو جیل میں ڈالیں۔ تب یہ حکومت الیکشن میں جانے کے قابل ہو گی۔ یہ فیصلہ ان کی خواہش پر کیا گیا۔ جناب چیئرمین! دیکھیں

کہ 12:44 پر فیصلہ آتا ہے۔ پنجاب پولیس کو کبھی کسی چیز کا پتا نہیں ہوتا وہ پولیس وہاں پر گاڑی لے کر کھڑی تھی۔ 1:10 پر خان صاحب کو گرفتار کیا گیا۔ پھر اسلام آباد کی پولیس 1:27 پر لاہور پہنچتی ہے اور 1:31 پر اسلام آباد کے لیے روانہ ہوتی ہے۔ ان کو الہام ہوا تھا۔ ان کو کہاں سے پتا چلا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو فیصلہ تھا وہ جج صاحب کو لکھ کر دیا گیا تھا جو اس نے پڑھا ہے۔ نہ اس نے وکلا کو سنا ہے اور نہ کوئی اور کارروائی کی۔ شام کے وقت اس کو انعام میں کیا ملا۔ فیضان حیدر جو ایک جج ہے اور اس کو UK میں ٹریننگ کے لیے بھیجنا تھا اس کی جگہ پر اس فیصلہ سنانے والے جج کا اعلان اسلام آباد ہائی کورٹ نے کیا۔ اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ آپ خان صاحب کو کہاں تک روک سکیں گے۔ اگر آپ لوگوں میں اتنی ہمت ہے تو ابھی الیکشن میں آ جائیں۔ آپ کی آخری demand تھی کہ خان صاحب disqualify ہو جائیں اور جیل میں چلے جائیں۔ آپ کو یہ وہم ہے اور آپ کی یہ خوش فہمی ہے کہ آپ ان کے بغیر یہ الیکشن جیت جائیں گے۔ یہ آپ کی بھول ہے۔ پاکستانی عوام آپ کو باہر پھینک دیں گے۔ آپ کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اتنی ہمت ہے تو آپ الیکشن سے کیوں بھاگتے ہیں۔ اب اس سے بڑا تماشا اور کیا ہو سکتا ہے کہ JUI والے آپ کے اتحادی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کی اتنی سیٹیں بڑھنی تھی مگر وہ آپ نے entertain نہیں کی۔ بھئی! اگر بلوچ جاگتے ہیں تو آپ کو اتنی تکلیف کیوں ہے۔ وہ بچے زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ ان کو سیٹیں چاہییں۔ بلوچوں کے ساتھ تو انصاف کریں۔ بلوچوں کو آپ ٹارگٹ کیوں کرتے ہیں۔ کل آپ کی جو میٹنگ ہوئی تھی۔ آپ نے اس میٹنگ میں دو نگراں وزرائے اعلیٰ کو بٹھایا۔ یہ بات آئین یا قانون میں ہے کہ نگراں وزیر اعلیٰ CCI میٹنگ میں بیٹھ سکتا ہے۔ یہ لوگوں کو سمجھاتے ہیں۔ آپ تو کہتے ہیں کہ ہم جو فیصلے کرتے ہیں اتفاق رائے سے کرتے ہیں۔ میں میاں رضا ربانی صاحب کو سلام کرتا ہوں کہ اس نے ہر بل کی مخالفت کی ہے اور جو ان کے comments ہیں وہی صرف آپ کے لیے کافی ہیں۔

جناب چیئرمین! تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس condition میں بھی یہ لوگ کہتے ہیں اور Defence Minister کی statement آئی ہے کہ جو خان صاحب کے ساتھ ہیں ان کا DNA test کیا جائے۔ تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی آپ کی تذلیل ہوئی ہے اور ابھی تک آپ خوش نہیں ہوئے ہیں۔ آپ آ جائیں اور PTI کے سارے لوگوں کا DNA test کریں اور بتائیں کہ آپ یہ Blood test سے کریں گے یا Urine سے کریں گے۔ یہ tests آپ

کیسے کریں گے۔ صرف آپ بتائیں PTI کے سارے ورکرز تیار بیٹھے ہیں۔ پھر وہ کہتا ہے کہ ہمیں طعنے دیتا ہے۔ وہ طعنے دیتا ہے کہ جب بھٹو صاحب کو پھانسی کی سزا ہوئی تو پیپلز پارٹی کے لوگوں نے اپنے آپ کو آگ لگائی۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل آگ لگانی چاہیے۔ بھٹو صاحب سے پہلے کوئی ایسا لیڈر آیا نہیں تھا۔ تو آپ ابھی اتنی بے شرمی سے زندہ کیوں ہیں جب آپ کے لیڈر نواز شریف کو گرفتار کیا گیا تم نے خود کو آگ کیوں نہیں لگائی۔ Defence Minister نے اس دن یہی کہا تھا۔ بے شرمی سے ابھی تک زندہ ہے۔

جناب چیئرمین! CCI کی میٹنگ ہوئی ہے۔ ابھی الیکشن تین مہینے آگے چلا جائے گا۔ ان کا بس چلے تو آئین میں یہ ایک ایسی ترمیم لے آئیں گے کہ PTI پر پابندی لگا دیں کہ وہ الیکشن میں حصہ نہ لے سکے۔ تب ہی یہ الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں 1988 میں ایک الیکشن ہوا تھا۔ بے نظیر صاحبہ کے ہوتے ہوئے وہ پہلا الیکشن تھا۔ پیپلز پارٹی بڑی lead سے جیتی۔ سندھ میں بڑے بڑے بت ہار گئے۔ ان میں سے ایک لیڈر سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں ہار گئے ہیں۔ کیا ہونا چاہیے۔ اس نے جواب دیا کہ ہر چھ مہینے کے بعد الیکشن ہونے چاہییں۔ جب تک ہم جیسے بندے جیت کر نہ آئیں تب تک الیکشن ہو۔ PDM کی بھی یہی demand ہے کہ جب تک ان کو یقین نہ ہو کہ الیکشن جیتیں گے اس وقت تک وہ الیکشن کا اعلان نہیں کریں گے۔ بھئی بات یہ ہے کہ خان صاحب کا قصور یہ ہے کہ اس نے سارے سسٹم کو challenge کیا ہے۔ خان صاحب! جب تک آپ پورے سسٹم کو challenge کریں گے تو یہ تکلیفیں ہوں گی۔ آپ کو گولیاں بھی لگے گیں۔ آپ کو جیل میں ڈالا جائے گا۔ آپ کو disqualify بھی کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ تو قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ کسی نہ کسی کو تو اس پاکستان میں قیمت ادا کرنی ہے۔ جس طریقے سے یہاں پر بل پیش ہوتے ہیں اور فیصلے ہوتے ہیں تو اس پر کم از کم اس ہاؤس کو خاموش نہیں ہونا چاہیے۔ ہماری پارٹی اور پاکستانی عوام اس فیصلے کو condemn کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں جو issue سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب نے census اور بلوچستان کے بارے میں اٹھایا ہے۔ میں اپنی solidarity بلوچستان کے ساتھ show کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ میں اس بات پر نہیں جاؤں گا کہ CCI ہوئی، کیسی ہوئی ، کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا لیکن اس کا ایک logical consequence جو unfortunate consequence ہے وہ یہ سامنے آ رہا ہے کہ کچھ ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ جو 60 یا 90 دن کے اندر الیکشن ہونے تھے وہ شاید ملتوی ہو جائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آئین کی خلاف ورزی ہوگی۔ 60 اور 90 دن آئین میں دیے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر strictly adherence ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو میں آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کو اب اپنا چپ کا روزہ توڑ دینا چاہیے۔ اب Census پر decision آ گئی ہے۔ تمام میڈیا اور ہر جگہ اس بات پر speculation ہو رہی ہیں کہ election delay ہوں گے۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ چھ مہینے ہوں گے۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ سات مہینے ہوں گے تو الیکشن کمیشن کو فی الفور سامنے آنا چاہیے اور یہ بات کہنی چاہیے کہ ان کو delimitations کرنے میں کتنا ٹائم لگے گا۔ ان کی حتی الامکان کوشش یہ ہونی چاہیے کہ نوّے دنوں کے اندر وہ delimitations مکمل کر لی جائیں تاکہ elections time پر ہوں کیونکہ delayed elections will be a disaster for the federation. شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: محترم وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سینیٹر رضا ربانی صاحب نے ٹھیک بات کی۔ کل حکومت نے بھی بالکل اسی لیے یہ فیصلہ الیکشن کمیشن پر چھوڑا کیونکہ آئین کا آرٹیکل 51(5) یہ require کرتا ہے کہ جب census ہو جائیں تو جو آئندہ عام انتخابات ہیں، وہ ان census کی بنیاد پر ہوں۔ چونکہ صوبوں میں شہری اور دیہی آبادی کے تناسب میں فرق آیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کچھ حلقوں میں تبدیلی آئے، اس حوالے سے یہ ایک آئینی requirement ہوگی لیکن this is for the Election

Commission of Pakistan. یہ census کیوں کیے گئے، اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک، ربانی صاحب کو یاد ہوگا کہ 2017 میں، لیڈر آف دی ہاؤس بھی بیٹھے ہیں، ایک معاہدہ ہوا تھا۔ 2017 کے census پر مختلف سیاسی جماعتوں میں اختلاف تھا، پاکستان پیپلز پارٹی کو بھی اعتراضات تھے، متحدہ قومی موومنٹ کو بھی اور کچھ regional جماعتوں کو بھی۔ ایک agreement کے تحت آئینی ترمیم کی گئی تھی کہ 2018 کے انتخابات provisional results پر کروالیے جائیں لیکن اس کے بعد مردم شماری ہوگی جو کہ digital ہوگی۔ جیسے لیڈر آف ہاؤس نے کہا، جنوری 2022 میں دوبارہ CCI ہوئی اور پھر ایک extensive exercise کے بعد انہوں نے order کیا کہ اب اٹھارہ مہینوں کے اندر اندر census کیے جائیں گے جو کہ digital ہوں گے۔ وہ exercise complete ہوئی لیکن کووڈ کی وجہ سے procurement میں problems آئیں جس کے باعث ان کے ساڑھے تین چار مہینے ضائع ہوئے۔ لہٰذا، اس میں کوئی بدنیتی نہیں۔ آئین کے عین مطابق کوشش کی گئی ہے کہ یہ عمل ہو۔ سینیٹر رضا ربانی صاحب یہ بات درست فرمارہے ہیں کہ الیکشن کمیشن کو اس پر ایک official statement دینی چاہیے کہ ان کا آئندہ کا لائحۂ عمل کیا ہوگا، آرٹیکل 51 کو سامنے رکھتے ہوئے، آرٹیکل 224 کو سامنے رکھتے ہوئے وہ کس سمت میں جائیں گے اور کس طرح کریں گے لیکن in any case یہ حکومت میں شامل جماعتوں کا بھی resolve ہے کہ انتخابات آئینی requirements کے عین مطابق جلد از جلد ہونے چاہییں۔

جہاں تک میرے دوستوں کا تعلق ہے، verdict of court پر اگر boycott کیا جائے تو یہ بڑی غیر مناسب بات ہے۔ چیئرمین تحریک انصاف کو ایک بڑے سادہ سے کیس میں conviction ہوئی ہے۔ قانون یہ require کرتا ہے، الیکشن ایکٹ بھی اور آئین بھی، آئین آرٹیکل 62 اور 63 میں کہتا ہے یہ qualifications and disqualifications ہیں۔ To be member of Majlis-e-Shoora or to remain member of Majlis-e-Shoora, پارلیمنٹ قانون بنائے گی۔ پارلیمنٹ نے قانون بنایا۔ آپ نے شفافیت لانے کے لیے، اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر parliamentarian نے یا ایوان زیریں میں بیٹھے ہوئے ہر رکن نے 31 دسمبر کو گوشوارے داخل کروانے ہیں جس میں انہوں

نے کہنا ہے کہ اس سال کے دوران میں نے یہ جائیدادیں بیچی ہیں، یہ خریدی ہیں اور یہ میرے assets ہیں۔ اس سے پہلے 30 جون کو آپ tax return دیتے ہیں۔ Tax returns, classified documents ہیں، ان تک کوئی نہیں پہنچ سکتا، وہ protected ہوتی ہیں، وہ خفیہ دستاویز ہے اور عدالتی حکم کے بغیر اسے سامنے نہیں لایا جاسکتا۔ ہمارے اور آپ کے گوشوارے قانون کے تابع ہیں تاکہ ان میں شفافیت نظر آئے اور عوام ہمارا احتساب کر سکیں، وہ ویب سائٹ پر لگتے ہیں۔ چیئرمین، پاکستان تحریک انصاف نے بطور ایم۔این۔اے tax returns میں توشہ خانے سے لیے گئے تحائف اور انہیں بیچ کر حاصل کردہ آمدن کو ظاہر کیا ہوا تھا جو کروڑوں روپے میں ہے۔ دوسری طرف، عوام کو دھوکا دینے کے لیے انہوں نے الیکشن ایکٹ کے تحت اپنے گوشواروں میں اس کو conceal کیا ہوا تھا۔ ساتھ حلفیہ بیان دیا کہ اس گوشوارے میں جو کچھ تفصیلات درج ہیں، وہ میرے علم اور یقین کی رو سے درست ہیں اور میں نے کوئی چیز چھپائی نہیں ہے۔ وہ چوری پکڑی گئی اور جب سپیکر صاحب کا ریفرنس الیکشن کمیشن میں گیا تو انہوں نے انہیں نااہل کر دیا اور قانون کے عین مطابق، ان کی complaint ایڈیشنل سیشن جج صاحب کو بھیج دی جسے قانون کے مطابق انہوں نے سننا ہوتا ہے۔ اس پر trial ہوا، انہیں موقع دیا گیا، سینتیس مرتبہ وہ غیر حاضر رہے۔ ان کے pleader نے ان کی جگہ پر حاضری لگوائی۔ 342 کے بیان میں ان سے سوالات کیے گئے۔ انہیں دونوں documents پر confront کروایا گیا، قانون کے مطابق ایک سزا ہوئی ہے۔ ان کے پاس ہائی کورٹ میں اپیل کا حق ہے، اس کے بعد سپریم کورٹ میں۔ میاں نواز شریف اور یوسف رضا گیلانی صاحب کو تو اعلیٰ ترین عدالت نے گھر بھیج دیا، نہ اپیل، نہ review اور نہ revision ہوئی۔ خدا کے لیے کچھ سوچیں، اللہ کو سب نے جان دینی ہے۔ ایک قانونی طریقہ کار کے تحت انہیں سزا ہوئی ہے، اسے face کریں، اپیل file کریں اور وہاں پر جا کر جواب دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: ہم نے 5 اگست کے حوالے سے کشمیر پر ایک قرارداد جمع کی تھی، جس دن کشمیر کا سودا ہوا تو وہ آج ایجنڈے پر نہیں ہے۔ کل اجلاس نہیں تھا تو اس کا کیا ہوگا؟

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ، یہ کل اجلاس میں ہوگی۔ اگر آپ ابھی قرارداد دیتے ہیں تو ہم Rules suspend کرکے بعد میں لے لیتے ہیں۔ شکریہ۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی)

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر بہرہ مند تنگی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ مجھے آپ پانچ منٹ دے دیں، میں دو points کو discuss کرنا چاہتا ہوں۔ میں ابڑو صاحب کی بات کا جواب بھی دوں گا۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ نہیں ہیں۔ ابڑو صاحب نے اپنی پارٹی کی پوزیشن بتائی ہے۔آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میں اس کو جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جواب کے لیے میں بعد میں ٹائم دوں گا۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: ٹھیک ہے۔ چیئرمین صاحب! دنیا میں دو طرح کے disasters ہوتے ہیں، ایک man-made جبکہ دوسرے natural disasters ہوتے ہیں۔ جہاں man-made disasters ہوتے ہیں، وہاں پر casualties ہوتی ہیں، زخمی ہوتے ہیں، پھر وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں ان disasters میں شہید اور زخمی ہونے والے لوگوں کے لیے compensation کا اعلان کرتی ہیں جیسے کچھ دن قبل باجوڑ دھماکے میں شہید ہونے والے افراد کے لیے پرائم منسٹر کی طرف سے بیس لاکھ جبکہ زخمیوں کے لیے سات لاکھ روپے کا اعلان ہوا۔

چیئرمین صاحب! جو لوگ natural disasters میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، اگر وہ آگ یا پانی کی وجہ سے مر جاتے ہیں تو ان کو بھی شہید کہا جاسکتا ہے اور وہ شہید ہیں۔ ابھی 127 افراد ان disasters میں شہید ہو چکے ہیں۔ شہید ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے گھر بار سب کچھ بھی تباہ ہو جاتا ہے لیکن حکومت کی طرف سے natural disasters میں شہید ہونے والوں کے لیے کسی package کا اعلان نہیں کرتے۔ حکومت وقت سے میری اپیل ہے کہ جو لوگ سیلاب میں شہید ہوئے ہیں، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور پنجاب میں، ان شہداء کے لیے اعلان کریں کیونکہ ان کے گھر بار بھی ختم ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: کل ان کے لیے اعلان کر دیا گیا تھا۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میں natural disaster کی بات کر رہا ہوں، میں man-made disaster کی بات نہیں کر رہا۔ سیلاب میں جو لوگ شہید ہوئے، میں ان کی بات کر رہا ہوں۔

چیئرمین صاحب! دوسری بات، میں نے ایک دن اس فلور پر کہا تھا کہ عمران کو لیڈر کہنا لیڈرشپ کی توہین ہے تو میرے ان ساتھیوں نے میرے ساتھ لڑائی شروع کر دی اور کہا کہ آپ عمران کو عمران نہ کہیں، انہیں لیڈر ضرور کہیں جبکہ میں نے کہا تھا کہ انہیں لیڈر کہنا leadership کی توہین ہے۔

(اس موقع پر پی ٹی آئی کے سینیٹرز ایوان میں واپس آ گئے)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی یہ نعرے نہ لگائیں اور اپنی seats پر آئیں۔ جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! اگر عمران لیڈر ہوتے تو آج خیبر پختونخوا میں بھی ان کی حکومت ہوتی، پنجاب میں حکومت ہوتی، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں بھی حکومت ہوتی لیکن بد قسمتی سے عمران کا political vision نہیں ہے، انہیں لیڈر کہنا leadership کی توہین ہے۔ آج ان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے، اپنی سوچ کی وجہ سے ان کی حکومت نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Order in the House,

تشریف رکھیں، اپنی باری پر بات کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: اگر عمران خان لیڈر ہوتے تو Leader of the Opposition کے طور پر نگران وزیراعظم کے لیے ان سے مشورہ لیا جاتا۔ ابڑو صاحب نے کہا کہ میرا لیڈر، میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ آپ کے لیڈر ہوتے، ان کا political vision ہوتا، وہ سیاسی فیصلے کرتے لیکن اگر آج وہ ختم ہو گئے ہیں تو اپنے کرتوتوں کی وجہ سے، اپنے فیصلوں کی وجہ سے پورے پاکستان سے out ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: تنگی صاحب! شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

Order No.3. Honourable Rana Maqbool Ahmed, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, please move Order No.3.

مشتاق صاحب! آج آپ کی اس بات سے میرا بڑا دل دُکھا ہے کہ مجھے موقع ہی نہیں دیا جاتا، میں دن میں سو مرتبہ تو آپ کو موقع دیتا ہوں، خیبر پختونخوا کے صرف آپ ہی ذمہ دار نہیں ہیں باقی بھی ہیں، میں وقت دیتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب! اپنی نشست سے چلیں۔

Presentation of the report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023]

Senator Rana Maqbool Ahmad: Sir, I Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee on the Bill further to amend the Official Secrets Act, 1923, [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Reports stands laid.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی ابڑو صاحب! اپنی نشست پر جائیں، دوسروں کی نشست پر نہ جایا کریں۔ جی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میرا point of order ہے۔

جناب چیئرمین: جناب والا! کس چیز پر point of order ہے، پہلے report تو lay کرنے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب! کبھی میری بھی سن لیں، ایک منٹ سن لیں، آپ تشریف رکھیں۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ جو کہیں وہ ہم کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب! report تو lay ہو گی۔ آپ اس پر سو مرتبہ بات کر چکے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! آپ پہلے میری بات سن تو لیں۔

Mr. Chairman: Raza Sahib! for God's sake,

اس HEC والے معاملے پر آپ نے ایوان میں اکیس مرتبہ تقریر کی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

<u>Point of order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding laying of report of the Committee on [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023]</u>

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں، آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے working day پر یہ report آئی تھی جو کمیٹی نے unanimously pass کی تھی۔ چیئرمین کمیٹی نے کہا کہ میں report lay نہیں کر رہا کیونکہ میں نے اس میں changes کرنی ہیں۔

A meeting was called despite the assurance given by yourself and by the Leader of the House that I would be invited to that meeting which I was not. Unilaterally on the insistence of the Education Ministry and the Secretary Education who gave a totally one sided statement against the 18th Amendment and provincial autonomy.

انہوں نے جو ایک material amendment تھی، پہلے وہ unanimously ہوئی تھی، اب اسے اکثریتی رائے سے ختم کر دیا گیا، اب یہ وہ والی report لے کر آئے ہیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کر رہا تھا کہ میری three amendments ہوئی ہیں، میں ان three amendments کو بھی اس وقت withdraw کرتا ہوں۔

Therefore, a new report is required; he has to prepare a new report of the original Bill. Therefore, he cannot lay this report in the House today because I am withdrawing my three amendments which are in this Bill.

جناب چیئرمین: شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔ معزز سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب! آپ اس کے لیے مجھےnotice دے دیں، میں rules کے مطابق کرلوں گا۔ آپ مجھ سے زیادہrules کو جانتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! Standing Committee provincial autonomy کو ختم کرنے کا حصہ بن رہی ہے۔

(مداخلت)

(اس موقع پر سینیٹر میاں رضا ربانی اور اپوزیشن کے کچھ ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: جی عرفان الحق صدیقی صاحب! آپ بتائیں۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: Mr. Chairman, before laying the report,

کامران صاحب! براہ مہربانی جس طرح آپ نے ان کی بات سنی، میری بھی بات توجہ سے سن لیں۔Sir, I am not mover of the Bill, mover Minister Sahib ہیں اور وہ تشریف نہیں لائے۔ کمیٹی کے حوالے سے انہوں نے پوری کمیٹی کے بارے میں remarks دیے ہیں۔ I on behalf of the Committee and as Chairman of the Committee یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی four major amendments اور اگر sub-clauses ملا لیں تو around 15 to 16 amendments ہمارے پاس آئی تھیں اور most of the amendments شامل کر لی گئی ہیں۔ پہلے ان کی four amendments شامل کرنے سے جو ہماری غلطی تھی، کمیٹی کی غلطی تھی، ہم نے انہیں thoroughly examine نہیں کیا، پتا یہ چلا کہ 28 major primary and fundamental functions of HEC میں سے اٹھارہ کو ختم کر دیا گیا ہے اور یہ primary school کی سطح پر آ گیا ہے۔ The report was not laid in the House, ہم نے اسے reconsider کیا، دوبارہ کمیٹی بیٹھی اور ہم نے

رضا ربانی صاحب کی three amendments لے لیں، مشتاق صاحب کی two amendments لے لیں۔

جناب چیئرمین! میری ساری عمر تعلیمی اداروں میں گزری ہے، right from primary school teacher to college professor, مجھ سے زیادہ تعلیم کا interest کسی کو عزیز ہو سکتا ہے لیکن مجھے بھی بہت عزیز ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں تعلیم کے interest کو watch نہ کروں اور compromise کروں۔ وزارت نے تجویز کیا، پی ٹی آئی کے دور میں مدت ملازمت دو سال کر دی گئی لیکن جیسے کل بتایا گیا کہ وہ عدالت سے order لے آئے اور وزیراعظم عمران خان کی مرضی کے خلاف چار سال تک بیٹھے رہے۔ حکومت نے تین سال تجویز کیے، ہم نے مزید empower کرنے کے لیے انہیں چار سال کر دیا ہے۔ رضا ربانی صاحب نے تجویز دی کہ چاروں صوبائی Higher Education Commissions کی نمائندگی ہونی چاہیے، ہم نے ان چاروں کی نمائندگی بھی ڈال دی ہے۔ مشتاق صاحب کی دو ترامیم تھیں، مشتاق صاحب کی ایک ترمیم یہ تھی کہ Clause 10A سے HEC کی autonomy ختم ہو رہی ہے، ہم نے وہ پوری clause اڑا دی۔ اس وقت ہمارے سامنے جو Bill آیا ہے، میں کامران مرتضٰی صاحب کو بھی کہتا ہوں کہ اگر اس میں ایک clause دکھا دیں، اسے پڑھیں، رضا ربانی صاحب بہت محترم ہیں، مجھ سے زیادہ قانون جانتے ہیں، مجھ سے بڑے parliamentarian ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ report lay کریں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب والا! میں پہلے ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی آپ report lay کریں، explain ہو گیا۔ انہوں نے ساری clauses بتا دیں ہیں، اب report lay کر دیں۔ اس پر ایوان میں گیارہ مرتبہ بحث ہو چکی ہے۔

Presentation of the report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023]

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جی ٹھیک ہے،

as your order. I Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, present report of the Committee on the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Report stands laid.

جی شیری رحمٰن صاحبہ! آپ کو کون روک سکتا ہے، آپ بیٹھ جائیں، جب آپ کی باری آئے گی۔ جی۔

سینیٹر شیری رحمٰن (وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی): جناب چیئرمین! ایک تو صوبائی خود مختاری کا issue ہے اور اس پر کافی بھڑک ہوتی ہے، سوالات ہوتے ہیں۔ ہم پر یہ تہمت نہ لگے کہ ہم نے provincial autonomy لے لی ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ممبران کی تسلی کر لیں۔ آپ اسے دوپہر یا کل کر لیں۔ مجھے تو یہ ابھی bulldoze کرنا لگ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: میڈم! میں یہ عرض کر دوں کہ ایوان میں اس پر گیارہ دفعہ اور کمیٹی میں دو مرتبہ بحث ہو چکی ہے۔ اس میں کسی بھی طرح provincial autonomy کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ رپورٹ پڑھ لیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب! رپورٹ میں غلطیاں ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ رپورٹ تو پڑھ لیں۔

سینیٹر شیری رحمٰن: رپورٹ دیر سے آئی ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی آئی ہے۔ براہ مہربانی اسے پڑھ لیں۔ جی قائد ایوان۔

<u>Senator Mohammad Ishaq Dar</u>

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میں ایک بات clarify کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات ریکارڈ پر ہو گی کہ میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ کمیٹی دوبارہ سینیٹر میاں رضا ربانی کے four amendments review کرے کیونکہ میاں صاحب claim کر رہے تھے کہ وہ miss ہو گئی ہیں اور وہ entertain نہیں ہو سکی ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ انہیں ضرور بلائیں۔ اگر بلوا سکتے تو ضرور بلوانا چاہیے تھا۔ میں صرف position clear کر رہا ہوں لیکن کمیٹی نے یہ

confirm کی ہے کہ ان کی چاروں amendments لی گئی تھیں۔ ان پر جو بھی فیصلہ ہوا، وہ کمیٹی کا فیصلہ تھا and I have no influence over those decisions. Secondly, جب سے اٹھارویں ترمیم پاس ہوئی ہے، یہ اس وقت سے ہمیشہ ایک contentious issue رہا ہے۔ اس کے لئے ایک سال کے لئے Implementation Commission بھی بنا تھا۔ سینیٹر میاں رضا ربانی اس کے چیئرمین تھے۔ ہم سب نے اس وقت مخلوط حکومت سے resign کرنے کی وجہ سے وہ کمیشن چھوڑ دی تھی۔ اس وقت بھی اس میں HEC اور صحت کے حوالے سے کچھ hospitals کا مسئلہ تھا۔ یہ resolve نہیں ہوسکے۔ When you read 18th Amendment with NFC then حکومت کے ساتھ آج fiscal space بہت کم ہے پھر بھی حکومت نے HEC کو 130ارب روپے دیے ہیں۔ اس مسئلے کو کمیٹی میں ضرور جانا چاہیے تھا۔ پارلیمنٹ نے پہلے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کرنا کیا ہے۔ آج between PSDP and current expenditure, وفاقی حکومت پاکستان HEC کو 130ارب روپے allocate کر رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اسے in larger interest of the public دیکھ کر پاس کرلیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی، پارلیمانی لیڈر پی پی پی۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! اس پر کافی meetings ہوچکی ہیں۔ یہ کوئی rocket science نہیں ہے جس پر کوئی اتفاق نہ ہوسکے۔ آپ نے ruling دی تھی کہ سینیٹر میاں رضا ربانی کی جو چار amendments ہیں، انہیں discuss کرنے کے لئے میاں صاحب کو دوبارہ کمیٹی میں بلایا جائے۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کہتے ہیں کہ کمیٹی meeting میں میری ساری amendments unanimously پاس ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد اب رپورٹ میں ایک amendment شامل نہیں ہے۔ آپ کے اور قائد ایوان کے نوٹس میں صرف یہ لانا چاہتا ہوں کہ جو چاروں amendments پاس ہوئی تھیں، ان میں سے ایک رپورٹ میں شامل نہیں ہے and that is the only protest of Senator Mian Raza Rabbani. انہوں نے یہ بات on the floor of the House

بھی کہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی وہ amendment جو پہلے پاس ہونے کے بعد اب دوبارہ drop کی گئی ہے، اسے consider کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں explain کردوں۔ اس بل پر تین مرتبہ مختلف Cabinet Committees constitute ہوئیں اور یہ وہاں پر review ہوا۔ اگر سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ خود آجائیں یا سینیٹر میاں رضا ربانی کو منا کرلے آئیں تو میں اپنی بات کہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ موجودہ رائج قانون کے تحت HEC کے جو اختیارات ہیں، ان میں اضافہ نہیں بلکہ تخفیف کی گئی ہے۔ آئین پاکستان میں جو اٹھارویں ترمیم کی گئی، اس میں یہ کہا گیا کہ ملک میں جو تعلیمی معیار ہے، جو اس کا minimum standard ہے، ان کا تعین Federation میں ہوگا۔ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے HEC کو صوبوں کو devolve کیا گیا کہ اس کے متعلق جو باقی معاملات ہیں، وہ صوبے deal کریں۔ تین صوبوں نے اپنے، اپنے Higher Education Commissions بنالی ہیں اور ایک صوبے نے نہیں کیا ہے۔ ابھی جب ہم یہ نیا بل لے کر آئے ہیں، اس میں ایک تجویز آئی کہ اس میں چاروں صوبوں کو نمائندگی دی گئی ہے جو اس سے پہلے نہیں تھی۔ کمیشن میں جو 21 ممبران تھے، اسے کم کرکے 13 کردی گئی ہے اور صوبوں میں HEC کو نمائندگی دینے کے لئے Chief Secretaries کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ تجویز یہ آئی کہ صوبوں کے جو Higher Education Commissions ہیں، ان کے Secretaries or Chairmen کو ex-officio member بنائیں، انہیں بھی ممبر بنا دیا گیا ہے۔ جو Chairman, HEC کا tenure تھا، اسے 2سال سے 4سال کردیا گیا ہے اور انہیں tenure safety دی گئی ہے۔ یہ پچھلی حکومت میں کیا گیا تھا جب اس وقت کے چیئرمین کے وزیر اعظم عمران خان کے ساتھ اختلافات ہوئے تھے۔ ان ساری تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بل کمیٹی میں بھیجا گیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ بل کمیٹیوں میں جائے اور وہاں سے پاس ہو کر آئے۔ کمیٹی 6ووٹوں کی اکثریت سے 2 dissenting votes کے ساتھ اس پر فیصلہ کرچکی ہے اور ابھی چیئرمین کمیٹی نے آپ کے سامنے رپورٹ پیش کردی ہے۔

جناب! میں on floor of the House یہ دوبارہ بتادوں کہ صوبائی خود مختاری کے حوالے سے HEC کے اختیارات بجائے بڑھانے کے، کم کئے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ کی جو judgment آئی ہے، اسے بھی litigation کے حوالے سے سامنے رکھا گیا ہے۔ آئین کی روشنی میں وفاقی حکومت کو higher education کے حوالے سے جتنے بھی اختیارات ہیں، minimum standards of education کو benchmark بناتے ہوئے، مشرف کے زمانے کا جو ایکٹ تھا، اس کی بہت ساری چیزیں ختم کی گئی ہیں۔ Higher Education Commission کی اتھارٹی کم نہیں کی گئی ہے۔ وزارت ایجوکیشن کے کسی سیکرٹری یا ڈپٹی سیکرٹری کے under اسے نہیں کیا جارہاہے۔ وہ سارے معاملات جو وزیر اعظم کے پاس تھے، ابھی بھی ان کے پاس ہیں، جو وفاقی حکومت کے پاس تھے، وہ وفاقی حکومت کے پاس ہیں۔ کمیشن کو within the parameters of law مضبوط اور فعال کیا گیا ہے and this is the official statement which I am making on floor of the House. چیئرمین کمیٹی اس پر مزید وضاحت کردیں گے۔ اگر صوبائی خود مختاری کے حوالے سے اس پر کوئی آنچ آئی ہے تو ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ یہ کہا جائے کہ اس ترمیمی بل کو سرے سے ختم کیا جائے اور یہ ایک ہڈیوں کا skeleton رہ جائے تو میرے خیال میں یہ آئین کی روح اور کمیشن کے ساتھ زیادتی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کو ہم نے on special invitation, Committee meeting میں بلایا۔ He spoke in the meeting for around 30 to 40 minutes. انہوں نے بڑی وضاحت کے ساتھ ہمیں اٹھارویں آئینی ترمیم اور CCI کے متعلق brief کیا اور یقیناً وہ ہمارے لئے بڑی معلومات افزاء briefing تھی۔ اپنی ترامیم کے حوالے سے ایسا کوئی نکتہ نہیں تھا جو انہوں نے وضاحت طلب چھوڑا ہو اور جس کے لئے ہم انہیں دوبارہ زحمت دیتے۔ So, in the second meeting ان کی حاضری کی ضرورت اس وجہ سے محسوس نہیں کی گئی کیونکہ

وہ اپنی ایکٹ، ایک ترمیم پر تسلی سے بات کرکے کوئی 40 منٹ گفتگو کر چکے تھے۔ دوسری بات یہ کہ ممبران کوئی hearsay پر بات نہ کریں بلکہ کوئی ایک شق دکھا دیں جو صوبائی خود مختاری اور صوبائی interest کے خلاف ہے۔ تیسری بات یہ کہ اگر یہ بل پاس نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر پرانا Ordinance بحال رہتا ہے تو اس پرانے Ordinance کے تحت کمیشن کے جو 28 اختیارات ہیں، جنہیں سینیٹر میاں رضا ربانی صوبائی خود مختاری کے خلاف سمجھتے ہیں، وہ خود بخود بحال ہو جائیں گے۔ اگر انہیں وہ عزیز ہیں تو یہ بل پاس نہ ہونے دیں لیکن ان کی خواہش اور نیک مقصد پورا نہیں ہوسکے گا۔ اب جو یہ اصلاحات ہورہی ہیں، یہ بھی نہیں ہو پائیں گی اور وہ جس صوبائی خود مختاری کو بحال کرنا چاہتے ہیں، وہ اس پرانے ایکٹ کے بحال ہونے سے بالکل دفن ہو کر رہ جائے گی۔ اس چیز کو وہ دیکھ لیں اور دونوں میں سے ایک option اختیار کرلیں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر مشتاق احمد۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں اور سارے process میں شامل تھا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس اندھادھند طریقے سے ہم قانون سازی کررہے ہیں، اس میں نہ کمیٹیوں کو موقع ملتا ہے اور نہ ہی ممبران کو سوچ و بچار اور ترامیم کے لئے وقت ملتا ہے۔ اب میں نے Official Secrets Act کے متعلق یہ رپورٹ پڑھی جو ابھی lay ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد جو رپورٹ اس وقت زیر بحث ہے، اس پر بات کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں اس پر بھی بات کروں گا۔ Official Secrets Act میں، میں نے جو ترامیم دیں، وہ مجھ سے زبانی لی گئیں لیکن وہ incorporate نہیں کی گئی ہیں۔ ایک بھی amendment incorporate نہیں کی گئی ہے۔ جہاں تک اس کمیٹی کا issue ہے، اس میں کیا ہوا۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے چار ترامیم پیش کیں۔ سیکرٹری ایجوکیشن نے کہا کہ میں نے ان کی ترامیم پڑھی ہیں اور حکومت کو ان کی amendments پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور کسی کو amendments circulate نہیں کی گئیں۔ ہم نے کہا اگر حکومت کو اعتراض نہیں ہے تو ہمیں بھی اعتراض نہیں ہے حالانکہ کسی کو circulate نہیں کی گئیں اور اجلاس ختم ہوگیا۔ میری دس ترامیم تھیں، ان میں سے دو تسلیم کی گئیں اور ان کی چاروں کی چاروں تسلیم کی

گئیں۔ اس لئے کہ سیکرٹری تعلیم نے خود یہ کہا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ جب اس کے بعد یہ رپورٹ بنی تو یہ غیر اخلاقی ہے کہ آپ پھر اس سے کہیں کہ نہیں اس کو دوبارہ کمیٹی میں لے جائیں۔ تو اس لئے اس حد تک ان کی بات ٹھیک ہے کہ جب ان کی چاروں ترامیم تسلیم کی گئیں اور حکومت نے کہا کہ ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو اس کے بعد اس کو withdraw کرنا ٹھیک نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں دوسری رپورٹیں بھی lay کر دیں۔ Oh, sorry, جی۔ چیف وہپ صاحب۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: عرفان صدیقی صاحب کو دو amendments جمع کروائی تھیں مگر اس وقت تک کمیٹی کی رپورٹ conclude ہو گئی تھی۔ تو میں نے حکومت سے بھی بات کی ہے۔ وزیر صاحب کو ان amendments پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ذرا explain کر دیں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: اس میں یہ تھا کہ انہوں نے سات ممبران suggest کیے تھے، حکومت اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ بورڈ کے ممبران زیادہ ہوں تاکہ you know, there is a flexibility for all the provinces and the Federal Government. تو اس میں صرف ممبران increase کئے ہیں اور کچھ نہیں کیا۔ اس میں 7 shall be substituted to 17, that is all.

Mr. Chairman: 7 to 17?

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جی، جی۔

Mr. Chairman: Only ten?

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: نہیں، نہیں جناب، 17 upto کی provision ہے، if they want to reach that stage. کیونکہ اس میں VCs ہیں، دوسرے لوگ ہیں، دوسری چیزیں ہیں تو اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پھر ہم جیسے چھوٹے صوبے کہیں گے کہ جی اس صوبے کے زیادہ ممبران ہیں، ہم کم ہیں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: نہیں، نہیں جناب، That is in a different area.صوبوں کوcompromiseنہیں کررہا، in any way. اور دوسرا جو Executive Director shall be substituted, کاتھا،Chairpersonیہ wordsکی substitutionہے۔ دونوں وزراء صاحبان سے میری personally بات ہوئی ہے، .They have no objection.

جناب چیئرمین: Executive Director کو کیا کررہے ہیں؟

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: نہیں، Nameکی substitutionہے کہ Executive Director shall be added in the HEC.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: نہیں وہ توپہلے ہی ہیں۔

جناب چیئرمین: ED تو ہیں۔ED کی پوزیشن ہے۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب، میں آپ کے سامنے amendmentپڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جب میںBillلے آؤں توپھرپڑھ دیں۔ جی عرفان صدیقی صاحب! .please briefly

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! ایک سیکنڈ مجھے دیں گے۔ چیئرمین صاحب، صرف ایک سیکنڈ، مشتاق صاحب نے جو اخلاقی طورپر کہاہے کہ میں agree کرتا ہوں لیکن معاملہ یہ ہے کہ یہاں اخلاقیات بھی بڑی اہم ہیں، ہم ایک قانونی طریقے سے چل رہے ہیں اور قانون قاعدے اور طریقہ کار کے مطابق مشتاق صاحب نے اس بل کے، ترمیمی بل جو اس وقت آیا ہے، اس کے حق میں ووٹ دیا ہے جس کے لئے میں شکر گزار ہوں۔ اگر کوئی اخلاقی پہلو ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شکریہ جی، بس ہوگیا جی۔ شکریہ۔ جی ضرور، جی پرنس صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میڈم، ایک منٹ، آپ کو موقع دیتے ہیں۔ادھر والوں کو بھی بولنے کا حق ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میڈم، جب وہ آئے گا تو اس پر کرتا ہوں۔ جی۔ فی الحال ایک سے جان چھڑائیں۔ جی پرنس صاحب۔

Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai: Thank you so much Sir.

جناب، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دن وزیر صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ ہم quantity پر نہیں بلکہ quality پر جائیں۔ جناب، ہمارے بلوچستان کی یونیورسٹیوں کا مسئلہ ہے، ,HEC میں اس وقت ہمارا فنڈ، less than 05% ہے۔ بلوچستان یونیورسٹیوں میں یہ حال ہے کہ کبھی چھ ماہ تنخواہ نہیں ہے، کبھی تین مہینے تنخواہ نہیں ہے۔ چیزیں بہت irregularities میں جارہی ہیں اور students ہمارے ہاں بہت تھوڑے ہیں ، یہ ہماری دس total universities ہیں اور attendance level 50% پر آ گئی ہے۔ ٹیچروں کو اس کے علاوہ کچھ آتا ہی نہیں ہے، پی ایچ ڈی کرکے آرہے ہیں، بلوچستان میں serve کررہے ہیں۔ آج چھوٹی سی job کے لئے ان کو باہر سے opportunity آتی ہے تو وہ بلوچستان سے جارہے ہیں۔

جناب، سب سے پہلے یہ ہے کہ ہمیں جو support ہے، کم از کم تنخواہوں کے لئے تو وفاقی حکومت ہمیں support کرے کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب سے پہلے تو brain drain ہورہا ہے۔ دوسرا، ہمارے جو دشمن ہیں، ان کے پاس ایک plan ہے اور ہمارے پاس ابھی تک کوئی plan نہیں ہے۔ ہمارے دشمن اس وقت 25 ہزار روپے، ایک کلاشنکوف اور ایک 125 Motorcycle دے رہے ہیں۔ ہمارے پاس اپنے طالب علموں کے لئے کیا plan ہے۔ اگر ہم اور کچھ نہیں کرسکتے، اس میں ہم یہ کرسکتے ہیں کہ ہم ان کو scholarships دے دیں، ہماری وفاقی حکومت کم از کم scholarships دے دے۔ تاکہ ان کی زندگی میں کوئی harmony تو آئے نا، کوئی سسٹم تو بنے۔

جناب، ہمارا ماضی ویسے ہی برباد ہے، ہمارا حال برباد ہے، ہم کم از کم اپنے students کا future برباد نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: عرفان صاحب، پلیز تشریف رکھیں۔ میڈم ! Official Secrets پر آؤں گا تو آپ کی ترمیم لے لیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you. Order No.5, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, please move Order No.5.

شکریہ، ہدایت صاحب! آپ کا بھی نمبر آ ہی گیا۔

<u>Presentation of report of the Standing Committee on Aviation on [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023]</u>

Senator Hidayat Ullah: I, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, present report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan International Airline Corporation (Conversion) Act, 2016 [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.6, Senator Naseebullah Bazai, Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety, please move Order No.6.

<u>Presentation of report of the Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety on [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023]</u>

Senator Naseebullah Bazai: Thank you Sir. I, Senator Naseebullah Bazai, Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety, present report of the Committee on the Bill further to amend the Zakat and Ushr Ordinance, 1980 [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Report stands laid.

Senator Saleem Mandviwalla

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: نصیب اللہ بازئی صاحب نے بڑی اہم report lay کی ہے۔ اس پر ہم نے کچھ مہینے کام کیا ہے۔ ہدایت اللہ صاحب اور ہمارے دو ممبران، سینیٹر صابر صاحب اور سینیٹر فیصل سلیم ہیں تو میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کی findings سینیٹ میں پڑھی جائیں۔ اس لیے کہ اسی floor پر وزیر صاحب نے یہ declare کیا تھا کہ ہمارے ملک میں fake pilots ہیں۔ رپورٹ نے یہ reveal کیا ہے کہ وزیر صاحب کو غلط guide کیا گیا، غلط information provide کی گئی اور پاکستان میں کوئی fake pilot موجود نہیں ہے۔

چیئرمین صاحب! آپ کو ایک اور بڑی interesting چیز بتاؤں کہ This is the first time, کیونکہ یہ case court میں چل رہا ہے۔ کورٹ نے ہمیں لکھا کہ آپ ہمیں اپنی report court میں present کریں۔

This is the first time that court has demanded a report of a committee of Senate to be presented in the court as evidence.

یہ رپورٹ اس وقت کورٹ میں موجود ہے، کورٹ میں hearing کا حصہ بن چکی ہے۔ جس میں prove ہوا ہے کہ پاکستان میں کوئی fake pilot موجود نہیں ہے اور نہ تھا۔ پاکستان کو اتنا بڑا نقصان جو پہنچا ہے، وہ جن لوگوں نے پہنچایا ہے ان پر investigation ہونی چاہیے

and this Aviation Committee should further look into that who did this and who brought this damage to Pakistan and to the Pilots and to the Aviation of Pakistan.

جناب چیئرمین: جی میڈم۔

سینیٹر شیری رحمٰن: آپ جلدی میں کیوں ہیں، جب آپ نے Sunday کو سیشن رکھ لیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جی آپ کریں ناں، آپ کو کون روک سکتا ہے۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن : چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ چیئرمین صاحب، ایئرلائن کے حوالے سے یہاں ابھی میرے فاضل سینیٹر سلیم صاحب نے کہا کہ اس کو misguide کیا۔ میں تو اس وقت مستقل اس بات کو دیکھ رہی تھی اور میں آپ سے ببانگ دہل کہوں گی کہ ان کو بالکل misguide نہیں کیا گیا تھا۔ یہ ان کی اپنی عقل اور فہم تھی، ان کا منصوبہ تھا سیاسی، اور عجیب وغریب کیونکہ انہوں نے جا کر، اور پھر کمیٹی میں بات ہوئی کہ جی ایسا نہیں ہے تو وزیر صاحب پر charges لگنے چاہییں۔

آپ اپنے ملک کی ایئرلائن کو اس طرح سے crash کریں، چیئرمین صاحب، آپ کو یاد ہے کہ اس پر تقاریر کی تھیں اور کتنی تکلیف ہوئی تھی، لوگوں کی families ہمارا وقار، ہماری ایئرلائن سب کچھ تباہ ہو گئے، آج تک وہ recover نہیں کر پائی اور اب یہاں اس کی privatisation کے documents آرہے ہیں، رپورٹ کی شروعات ہو رہی ہے کیونکہ اب اس کا business plan ایسا ہی ہے کہ viability لانی ہو گی تو اس میں، میں کہوں گی کہ اس وقت before, it is restructured, جو اس میں employees ہیں، بجائے اس کے کہ ان کو golden handshake دے کر اور کچھ کو تو golden handshake ملے گا بھی نہیں، آپ یہ چھوڑ دیں پیپلز پارٹی کا ہمیشہ ایک طریقہ رہا ہے ۔ ہم نے Benazir employment scheme بنائی تھی جس میں management control نہیں لیکن workers کو shareholders بنا دیتے تھے۔ یہ privatisation کا ایک طریقہ ہے جس میں workers کی shareholding ہوتی ہے اور وہ بذات خود ایک حصہ دار بن جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین : میڈم، شکریہ، آپ کا point آگیا۔

سینیٹر شیری رحمٰن : میری گزارش ہو گی کہ اس میں اس طرح کیا جائے، یہ نہیں کہ سب کو پھینک دیں۔ OK.

جناب چیئرمین : معزز سینیٹر محمد اسحاق ڈار، قائد ایوان۔

Senator Mohammad Ishaq Dar

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ، جناب چیئرمین! دو aspects ہیں۔ایک وہ جو سابق حکومت میں ایک وزیر صاحب کے بیان سے اس ادارے کو نقصان ہوا۔ ابھی میرے دو colleagues نے ان کا ذکر بھی کیا، PIA کی grounding کی وجہ سے 71 billion سالانہ نقصان ہو رہا ہے۔یہ ایک subject ہے اس پر ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور مجھے اس کمیٹی کا convener بنایا گیا ہے، اس پر ہم کافی meetings بھی کر چکے ہیں اور اس کی پاکستان ایک بہت بھاری قیمت بھی ادا کر چکا ہے، PIA کو نہ صرف پاکستان میں نقصان ہوا بلکہ ہمارے وہ pilots جو دوسری foreign airlines میں کام کر رہے تھے، ان کو بھی ground کر دیا گیا۔ ہم نے اس پر کئی meetings کی ہیں، پاکستان نے اس کی بڑی قیمت ادا کی ہے، کئی inspections ہوئی ہیں، آپ نے دیکھا کہ ابھی Civil Aviation کے حوالے سے چند قوانین، amendments یہاں پر پیش ہوئے ہیں، یہ international demand تھیں کہ جب یہ معاملہ ground ہوا اور پھر اس کو revive کرنے کے لیے جب یہ حکومت آئی اور efforts شروع ہوئیں تو international inspections کے علاوہ انہوں نے قوانین کی نشان دہی کی کہ آپ کے یہ یہ قوانین safety کے حوالے سے اور regulation کے حوالے سے ہیں، ان کو آپ in line with the international aviation کے قوانین پر لائیں جناب چیئرمین! اس میں 71 billion کا جو loss ہے، اس پر 59 billion کا UK revenue سے generate ہوتا تھا۔ ہمارا جو UK diaspora میں ہے، ہمارے دونوں اطراف کے جو ساتھی ہیں، آپ اگر recently visit کرتے ہوں گے تو ان سے community demand کرتی ہے کہ ہم مارے گئے، ہم اب دو دو تین تین گنا tickets ادا کرتے ہیں اور via دوسرے ملکوں سے جاتے ہیں تو اس کو revive کریں۔ جناب چیئرمین! اس میں ہم نے کمیٹی کا ذکر کیا اس میں aviation minister بھی ہیں، اس میں secretary aviation بھی ہیں، اس میں قانون کے وزیر بھی ہیں۔ یہ سارا کام اب بالکل مکمل ہونے پر ہے اور aviation میں changes کے حوالے سے یہ جو قوانین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں ایوان پاس کر رہے ہیں، اس کے بعد likely inspection انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ August کے مہینے میں

inspection کریں گے اور اللہ نے چاہا تو October میں جو ground ہوئی ہیں، اتنے عرصے سے کئی سو ارب روپے کے نقصان ہو رہے ہیں، ان شاء اللہ in October وہ flights UK میں revive ہو رہی ہیں، یہ ایک subject ہے۔

دوسرا جو میری معزز colleague نے raise کیا، we are talking about PIA Hold, اس company کے بارے میں، اس میں بھی میں کچھ عرض کروں، اس کی بھی بڑی long history ہے، ہم نے 2016 میں Pakistan Airways بنایا، اس کے بعد Pakistan Steel Mills and Pakistan International Airline کو کسی طرف لے کر جایا جائے، یہ دو ادارے ہمیشہ سے bleed کر رہے ہیں، اس کو کچھ handle کیا جائے۔ آپ کو یاد ہوگا پھر ہڑتالیں ہوئیں اور بے چارے تین لوگ شہید بھی ہوگئے پھر یہ فیصلہ ہوا اور ایک پارلیمانی کمیٹی بنی، میں اس میں شامل تھا، ادھر کافی ساتھی جو بیٹھے ہوئے ہیں، وہ یا ان کے پارٹی کے نمائندگان تھے، اس وقت ہم نے کچھ threshold agree کیے، وہ جو thresholds تھے اس پر، اب میں latest position بتاؤں تو آپ بہتر سوچ سکتے ہیں کہ اس ادارے کے لیے way forward کیا ہونا چاہیے۔ اس وقت total liabilities 743 billion ہیں، جناب چیئرمین! as of today 743 billion اس اکیلے ادارے کی liabilities ہیں اور اس میں جو bank loans 383 billion کے ہیں اور 383 billion میں جو حکومت پاکستان نے sovereign guarantee دی ہے کہ کم وقت میں اگر خدانخواستہ یہ ادارہ pay نہیں کرتا تو Government of Pakistan or people of Pakistan will have to pay, that are 262 billion. اس کے علاوہ 743 billion میں سے جو باقی 360 billion ہیں، 383 billion bank loans ہیں اور 360 billion, PIA نے PSO کو پیسے دینے ہیں، اس میں PIA نے FBR کے پیسے دینے ہیں، اس میں PIA نے Civil Aviation Authority کے پیسے دینے ہیں۔ It's a huge negative balance sheet, یہ bleed کر کر کے اس point پر پہنچی ہے۔ ابھی بھی یہ جو سال اب گزر رہا ہے چونکہ ہم strictly monitor کر رہے ہیں، کوشش کر رہے ہیں ہر دوسرے تیسرے مہینے میں PIA, ECG پر آجاتی ہے اور ہماری aviation ministry

والے پیسے مانگتے ہیں، بھائی خدا کے لیے یہ کتنی دیر bleeding جاری رہے گی؟ اس سال کا بھی despite all the measures ان کو جتنا بھی screw کر سکتے ہیں کر دیں، اس سال 110 million کا loss expected ہے۔ خدانخواستہ اگر سات سالوں تک یہ airline اسی طرح سے چلی تو میں نے projected calculate کیا ہے کہ اس ادارے کے 1970 billion, اس وقت liabilities ہوں گی کیوں کہ ظاہر ہے جو loans ہیں وہ تو بڑی مشکل سے breakeven ہوں گے، میرے خیال سے جب UK کی flights revive ہوں گی، 59 billion revenue دوبارہ آنا شروع ہوگا، اس پر ان کو کوئی 17 سے 20% تک کا margin ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ facts اس لیے رکھ رہا ہوں، جو employees ہیں کسی زمانے میں 17000 employees ہوتے تھے، میں decades پرانی بات کر رہا ہوں they have come down to 7900 آج تو these employees will be required. ابھی تو ان کے پاس business نہیں ہے، ان کے پاس جہاز نہیں ہیں، ان کے پاس flights کرنے کے لیے paraphernalia نہیں ہیں، ابھی تو کئی western countries میں پابندی لگی ہوئی ہے۔ اس وقت بھی یہ تھا کہ ایک employee بھی فارغ نہیں ہوگا even in that scheme of things جب پاکستان ایئر ویز بنی تھی، آج بھی یہ جو Pakistan Hold بن رہا ہے، یہ ان تمام چیزوں کو چونکہ اس پر you have to bring the private partner. کتنی دیر آپ 100 of billions روپے خرچ کریں گے۔ It is a management failure also. میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کھلے دل سے ان ساری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، جو بھی ملکی مفاد میں فیصلہ کریں اور support کریں کیوں کہ ہم نے یہ اسی وقت کہا تھا اب ہو جائے گا۔ یہ پچھلے چھ سالوں میں یہ نہیں ہو سکا اور اگر آپ اس پر اب action نہیں لیں گے، یہ پھر بھی نہیں ہوگا۔ میں نے آپ کو آج بتا دیا ہے، I am on record کہ 743 billion کی liability, ایک ادارے کی پاکستان پر بوجھ ہے۔ اگر ہم نے اس کو اگلے سات سالوں تک چلایا تو it's no rocket science یہ 1970 billion کی negative balance sheet ہوگی اور یہ قوم پر بوجھ ہوگا، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی صاحب۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! یہ بہت اچھے طریقے سے قائد ایوان صاحب نے explain کیا، میرا صرف ایک point ہے کہ جنہوں نے اتنا criminal offence کیا ہے، ان کے خلاف انہوں نے کیا action سوچا ہے؟ کیوں کہ اس پر پوری دنیا میں رسوائی ہو چکی ہے اور کتنے لوگ drop ہو چکے ہیں اور انہوں نے خود بتایا ہے، کتنی airlines باہر کی تھیں، وہاں سے بھی لوگ drop ہو گئے ہیں۔ معزز سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ نے ایک point اٹھایا تھا کہ جو employees باہر آئیں گے ان کی adjustment کا ابھی تک formula نہیں دیا گیا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: جناب قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں honourable former Prime minister, parliamentary Leader PPP کو گزارش کروں گا۔ اس ایوان کا ہمیشہ یہ culture ہوتا تھا، ادھر بیٹھیں یا ادھر بیٹھیں، ہم قومی issues پر consensus create کرتے تھے اور اس طرح چلتے تھے اور کئی سالوں تک ایسے چلا ہے۔ میں 2003 سے اس ایوان میں ہوں، اس سے پہلے الحمدللہ نیشنل اسمبلی کا ممبر رہا ہوں۔ آپ فیصلہ کریں اور یہ ایوان guide کرے کہ ان کے خلاف کیا criminal action ہونا چاہیے، جنہوں نے ملک کا اتنا بڑا نقصان کیا، کورٹ کا تو چلتا رہے گا، پتا نہیں کب فیصلہ کریں گے یا اگلی صدی میں فیصلہ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں آپ فیصلہ کریں، آپ action لیں، یہ ایوان فیصلہ کرے کہ کیا کرنا چاہیے، دیکھیں یہ Federation کا representative House ہے، چاروں صوبے ہیں، seasoned politicians ہیں، Prime Minister رہ چکے ہیں اور بہت سارے وزیر بھی رہ چکے ہیں، آپ ملک کے مفاد کو سامنے رکھیں، be a apolitical ایسی چیزوں میں۔ دوسرا شاید میں پوری طرح clear نہیں کر سکا، میں reassure کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی میں آپ کو وقت دیتا ہوں، تاج صاحب تشریف رکھیں، پلیز۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! ایک بھی employee کو فارغ نہیں کیا جائے گا، I am making the statement on floor of the House. دیکھیں جو

ملازمین ہیں وہ بھی ہمارے بہن بھائی ہیں، میں نے نمبر بھی بتادیے ہیں، 7900کے قریب ہیں، کسی کو بھی فارغ نہیں کیا جائے گا۔ اگران کو جو ضرورت ہو گی، اس میں جن کو لیں گے، obviously they will be doing the service باقی کو salary ملتی رہے گی، کسی کو بھی فارغ نہیں کیا جائے گا، no golden handshake, کوئی بھی scheme نہیں ہے۔ اللہ کرے یہ ایسا take-off کر جائے، یہ trained ہیں، یہ 17000 سے کم ہوتے ہوتے اب latest numbers 7900 ہیں۔ پچھلے چند سالوں میں جو problems create ہوئی ہیں، میں ان کو resolve کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، یہ سارے آپ کے assets ہیں۔ اگر آپ کے جہاز بڑھ جائیں، اگر آپ کی flights بڑھ جائیں، اگر آپ کا revival ہو جائے، اگر ban ختم ہو جائے تو you will need these peoples. Mr. Chairman! It's on record, ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بھی بندہ فارغ نہیں کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: Order No.07, Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.07.

جناب! میں آپ کو دیتا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: پہلے تاج صاحب بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی تاج صاحب! کریں جی۔

سینیٹر تاج حیدر: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔

جناب چیئرمین: شکر ہے تمہاری بھی آنکھ پڑھ گئی تین لائینوں پر۔ یہ تین لائینیں جان چھوڑیں گی تو کسی کی باری آئے گی۔ جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ بھی آپ لوگ سن لیں نا جی کہ ایسا ہی ہے۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب اعلیٰ، نجکاری کے بعد ملازمین نہیں نکالے جاتے۔ ادارے بند کر دیے جاتے ہیں۔ ایک سو دس ادارے جن کی نجکاری ہوئی تھی، ان میں نوے سے زیادہ بند ہیں۔ نجکاری پروگرام کو پاکستان میں مثالی ناکامی ہوئی ہے، جس کی مثالیں دنیا بھر میں دی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود

ہم نجکاری کا سوچ رہے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہمارے پاس ان اداروں کو چلانے کا کوئی اور solution نہیں ہے؟ اگر آپ ایک airline نہیں چلا سکتے تو آپ حکومت کیسے چلائیں گے۔ آپ کی ناکامی کی ایک اور story اس میں add ہو گی اور لوگ اس کی مثال دیں گے کیونکہ نجکاری کا programme عوام اور ملک دشمن ہے۔

جناب چیئرمین: Thank you جی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ضرور ضرور، آپ لوگ بھی اسی طرح شور کریں جیسے عینی (قراۃ العین مری) نے کیا تھا تاکہ آپ لوگوں کو بھی موقع ملے۔ جی جی بتائیں۔ Please اب چپ کریں جی۔ جی اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جیسے کہ سینیٹر تاج حیدر صاحب نے فرمایا، میں ایک بات clear کر دوں کہ یہ bill PIA restructuring کو۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی تو report lay ہوئی ہے، bill کوئی نہیں آیا۔ میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ تمام نے پھر اس پر بحث کرنی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ bill PIA کو restructuring کے لئے موقع فراہم کرے گا اور اس کی نجکاری نہیں ہو گی۔ PIA ہمارا جھنڈا carry کرتی ہے، وہ جھنڈا اس کے ساتھ اسی طرح رہے گا۔ اس میں جب تک fresh blood نہیں آئے گا not in terms of human resource, share holding میں اور جب تک foreign investments نہیں آئیں گی، آپ کا فضائی بیڑا ابڑا نہیں ہوگا، یہ نہیں چل سکے گی اور بند ہو جائے گی۔ یہ صرف اس نیت سے کیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: میری آپ سب سے درخواست ہے کہ جس جگہ legislation ہو گی تو اس جگہ بحث مباحثہ کریں۔ پہلے ایک گھنٹہ بحث، پھر اس وقت بحث، پھر بعد میں بحث۔ تو میری نظر میں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ تمام لوگ قابل احترام ہیں۔ میری تمام سے گزارش ہے۔ پھر بعد میں خود آپس میں لڑائی جھگڑے بھی کریں گے۔ جی۔

Introduction of [The Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2023]

Senator Azam Nazeer Tarar: I introduce the Bill further to amend the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 [The Federal Public Service Commission (Amendment) Bill, 2023].

اس میں صرف دو lines amend ہو رہی ہیں۔ جو original law تھا اس کی independence کو بحال رکھنے کے لئے اور continuity دینے کے لئے جو ان کی تعیناتی کا دورانیہ تھا، وہ پانچ سال تھا۔ اس کو ایک ordinance کے ذریعے مشرف دور میں کم کر کے دو سال کر دیا گیا کیونکہ ایک چیئرمین سے ان کے اختلافات ہو گئے تھے۔ پھر ایک اور ordinance کے ذریعے اسے تین سال کر دیا گیا۔ اب sir three years is too short time جس کے لئے اب یہ آتے ہیں۔ ان کی بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں، اس میں superior services کے interviews بھی ہیں اور بہت کچھ بھی ہے۔ تو اس وقت جو Federal Public Service Commission ہے، اس میں قریباً پچاس فیصد نامزدگیاں پچھلی دور کی ہیں اور جو پچاس فیصد ہیں وہ اس دور میں ہوئی ہیں۔ ہم نے اس کو بالائے طاق رکھتے ہوئے باقی alike organizations میں tenure اب four year پر set ہوا ہے تو ہم اسے four years کر رہے ہیں۔

اسی طرح ایک دو جگہ پر بہت چھوٹی anomalies تھیں، ان کو بھی ختم کیا۔ پہلے tenure extendable ہوتا تھا۔ پانچ سال ایک دفعہ، پانچ سال دوسری دفعہ اور عموماً تعیناتی post retirement ساٹھ سال کی عمر میں ہوتی تھی۔ تو کہا گیا تھا کہ Federal Public Service Commission سے فارغ ہونے کے بعد آپ کوئی اور office of profit نہیں لیں گے۔ اس تین سالہ non-extendable tenure کی وجہ سے بہت ہمارے تریسٹھ چونسٹھ سال کے بہت قابل لوگ اس کے بعد کسی اور جگہ پر کام نہیں کر سکتے۔ As consultant کوئی services provide نہیں کر سکتے۔ باقی ساری جگہوں پر اجازت ہے۔ تو اس کو ہم نے restructure کیا ہے۔ یہی دو amendments ہیں اس میں اور کچھ نہیں ہے۔

person یہ I am stating at the bar. مشتاق صاحب Person specific... specific ہوتا اگر ہم چیئرمین کے معاملات کو چھیڑتے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس bill کو اب کیا کرنا ہے جی؟ کمیٹی۔۔۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Sir میں کہتا ہوں کہ دن تھوڑے ہیں اس bill کو pass کر دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ویسے تو میں نے پڑھ دیا ہے،۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Cabinet میں بھیج دیں، انہی کا subject ہے۔ لیکن صرف ایک استدعا ہو گی کہ کل private members' day ہے، exception کے ساتھ اس کو لے آئیں۔ صرف ایک amendment ہے اور دن دو ہیں۔

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 9.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Sir motion move کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس ٹھیک ہے جی۔ آپ نے کر دیا ہے۔

Order No.9. Rana Sana Ullah Khan, Minister for Interior, on his behalf Minister of State for Law please move order No.9.

<u>Consideration of [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023].</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں کر دیتا ہوں جی۔ اس کو تھوڑا explain بھی کرنا ہے، official secrets ہے۔ اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: جی کر لیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ جتنی legislations آ رہی ہیں تو سمجھا یہ جاتا ہے کہ یہ Ministry for Law and Justice لا رہی ہے اور اسی کی ذمہ داری ہے۔ آپ تمام کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ تمام divisions اپنے اپنے bills لا کر آپ کے سامنے رکھتی ہیں۔ وہ lay ہوتے ہیں، ان کو Committees میں بھیجا جاتا ہے، examine کیا جاتا ہے اور واپس آ جاتے ہیں۔ یہ subject Ministry of Interior کا ہے، رانا ثناء اللہ صاحب بیرون ملک تھے، شاید وہ واپس کل ہی پہنچے ہیں اور اب لاہور میں ہیں۔ جب یہ bill lay ہوا تو میں نے بھی اس کو examine کیا۔ دوستوں نے اس پر اعتراض کیا۔

اس پر دو بڑے اعتراضات تھے، کہ اس میں جو fundamental change ہے اس حوالے سے میں کہوں گا کہ ایک تو اس میں وہ amendments آئی ہیں جو 1923 کے بعد آج ضروری تھیں جیسا کہ اس میں document کو redefine کیا گیا ہے کہ وہ electronic بھی ہو سکتا ہے، virtual بھی ہو سکتا ہے اور دور حاضر کی modern devices کے استعمال کو اس میں cover کیا گیا ہے۔

1974 میں FIA Act بنا اور جو Official Secrets Act کا جو civil part ہے، وہ FIA کے schedule میں ہے لیکن اس میں corresponding amendments نہیں ہوئی تھیں اور FIA کا role Official Secrets Act میں define نہیں تھا۔ اس وجہ سے بھی کچھ litigation ہوتی تھی۔ آج بھی اس کی face agency جو کہ investigate کرتی ہے وہ FIA ہے۔ اس میں ہم نے FIA کو اور اختیارات دیے اور Director General FIA کو ہم نے یہ بھی اختیار دیا کہ کسی بھی اہم نوعیت کے case میں وہ joint investigation team بھی بنا سکتے ہیں لیکن that team will be convened, headed by an officer of FIA and relevant intelligence agency کا بندہ as a member اس میں بیٹھ سکتا ہے کیونکہ یہ national security کے معاملات ہیں۔

اعتراض دو باتوں پر تھا، اگر میں غلط ہوں تو میری تصحیح کر دیں، پہلا اعتراض تھا کہ جو power of arrest without any warrant دی جا رہی ہے، وہ ہم نے Section (2A)9 میں جو add کیا تھا power of arrest by the intelligence officer, اس میں یہ لکھا تھا کہ وہ گرفتار تو کر سکتے ہیں لیکن چوبیس گھنٹے کے اندر اندر آئین کی requirement کے تحت وہ بذریعہ investigating officer اس شخص کو magistrate کے سامنے پیش کریں گے۔

اس پر Committee میں گفتگو ہوئی، floor پر بھی ہوئی اور دوستوں نے اعتراض کیا کہ اس کہ وجہ سے کہیں ایک نیا راستہ نہ کھل جائے جس میں intelligence agencies کا power of arrest, search and seizure ان کو دی گئی تھی۔ حکومت نے after deliberation یہ طے کیا کہ ہم وہ amendment withdraw کر رہے ہیں۔ مشتاق صاحب نے بھی شاید یہی ڈالا تھا کہ وہ power to arrest withdraw ہو جائے۔ وہ amendment اس میں سے withdraw ہو گئی۔

اس کی ایک amended form آئی تھی کہ DG FIA اس کو درست کر دیں گی۔ وہ اس کو notify کریں گے اور کسی officer کو authorize کریں گے۔ تو میں clarity سے، Section 11 کی clause 9 کی جو amendment ہے اس میں insertion of Section (2A) جو کہ report میں آئی ہے اس شکل میں کہ Notwithstanding anything contained in the Act and any other Law for the time being and forth, the officer authorized by the Director General FIA not below the rank of Superintendent of Police. ہم یہ بھی نہیں کر رہے۔ ہم نے جو original text ہے اسی کو کرتے ہیں۔ So I would be stating with two amendments. One is the deletion of clause 9 in the report and in the proposed bill. Secondly, there is a word added in section 2 میں of Clause (2e), amendment of Section 2 after the word ammunitions and کے بعد related services be deleted. Sir

supplies or sales of میں entry 3 کے اندر Clause (2a) and related میں سے ammunitions and related services related to procurement services کو ہم delete کریں گے۔ اب پڑھا جائے گا of supplies or of sales of ammunitions that relate to military capability and potential and would be needed by State in times of peace and war. It shall be read as. Sir Committee نے جو اچھی چیزیں add کی ہیں وہ یہ کہ ایک جگہ پر word intentional تھا، اس میں کمیٹی نے word and unintentional contact unintentional delete کر کے بھیجا ہے، ہماری اس میں input تھی، سینیٹر رانا مقبول صاحب کی تھی، وہ اسی طرح آیا ہے۔ ایک جگہ پر لگتا یہ تھا کہ کسی طرح سے بھی contact میں آ جائیں گے تو شاید وہ offense نہ بن جائے، a person may be presumed to have been a communication with enemy or a foreign agent, if he has either within or without Pakistan visited the address, تو اس میں لگا کہ یہ غلطی سے بھی چلا جائے تو ہو جائے گا تو knowingly ڈالا ہے، جانتے بوجھتے ہوئے کہ یہ foreign enemy کا agent ہے تو اس میں knowingly add کیا گیا۔

جناب! اس کے علاوہ کوئی major چیز نہیں تھی جس پر کوئی بہت زیادہ کچھ ہو۔ ایک offense ہے، unauthorized disclosure of identities. جناب! Intelligence agencies کا ایک basic کام ہے کہ یہ نہ نظر آنے والی forces ہوتی ہیں جو field میں کام کر رہی ہوتی ہیں۔ ان کے Heads یا Sector Heads notified ہوتے ہیں، ان کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ جناب! Lower Staff جو علاقوں میں operations میں مصروف ہوتا ہے۔ ماضی میں یہ دیکھا گیا کہ ان کی identities کو disclose کرنا، otherwise جو ہمارے parent laws ہیں، قانون شہادت اور PPC میں، جو informers ہیں یا special mission پر ہیں، آپ ان کو disclose نہیں کر سکتے۔ جناب! ان کی تصویریں پوسٹروں پر چھپوا کر war areas میں دیواروں پر آویزاں کرائی

جائیں اور social media پر ڈالی جائیں۔ کہا جائے کہ یہ جو Inspector ہے یا یہ جو Assistant Director ہے یا یہ جو فوجی افسر ہے، یہ یہاں پر under cover intelligence کی duty کر رہا ہے، اس کو مارنا عین عبادت ہے اور جناب! یہ ہمارے جوانوں اور بچوں کے ساتھ ظلم ہے۔ یہ معاملہ investigate نہیں ہوتا تھا، اس کو offense بنایا گیا ہے اور اس کی language میں پوری احتیاط کی گئی ہے، a person shall commit an offense who intentionally acting in any manner prejudicial to public order safety interest or defence of Pakistan or any part of thereof discloses in such a manner that exposes the identity of such unclosed person in any manner, the identity of the member of Intelligence Agencies or the informer source whereof.

جناب! اب یہ اس کی ساری ہیت ہے، اس میں جو 2 contentious چیزیں تھیں، arrest without warrant by Intelligence Agency. ہم وہ provision withdraw کرتے ہیں جو Clause 9 میں نئی scheme کمیٹی نے suggest کی ہے، Government is going a step ahead, اس کو بھی withdraw کرتے، وہ law as it is ویسے رہے گا۔ جہاں پر knowingly ڈالنا تھا، وہ ڈال دیا، جہاں پر unintentional نکالنا، وہ نکال دیا ہے اور جہاں پر related services ہیں۔ جناب! میں یہ 2 deletions suggest کی ہیں، وہ reading of Bill میں آ جائیں، with this explanation, I would request this honourable House that this is in the national interest, اس کو کمیٹی نے pass کیا ہے، اس کو passage میں لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی محمد طاہر بزنجو صاحب

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب! آپ کا شکریہ۔ ہم نے Official Secrets Act, Bill کی اس بنیاد پر مخالفت کی تھی کیونکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔ آئین میں کسی بھی شہری کو کسی بھی ادارے کی طرف سے بغیر وارنٹ گرفتار کرنا، اس کو اٹھانا

اور اس کے گھر پر چھاپا مارنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اب محترم وزیر قانون یہ بتا رہے ہیں کہ جو لامحدود اختیارات دیے گئے تھے، وہ ان کو withdraw کر رہے ہیں، propose کئے گئے ہیں۔ جناب! اس لیے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Let me put it Bill to the House, please.

جی سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ نے کہا کہ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ کو ضرور بات کرنے دی جائے۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب کو بھی ضرور موقع دوں گا۔ اس side پر بھی موقع دوں، ادھر بھی موقع دوں گا اور آپ لوگ جب کہیں گے کہ بس تو پھر آگے چلیں گے۔ عینی نے بھی بولنا ہے۔ ویسے سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ! آپ یہاں سے کیوں چیخ رہی ہیں کہ ان کا mic on کریں، آپ براہ مہربانی اس طرح نہ کریں۔ جی بولیں، آپ کا mic on ہے۔ نہیں، اس طرح نہ کریں، ایوان آپ چلائیں یا پھر میں چلاؤں، اس کا فیصلہ کر لیں۔ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ! آپ بات کریں۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: انہوں نے اس میں سے نکال دیا ہے، it says ہم چاہتے ہیں کہ it should be extended, ہم 1923 کے آئین میں تبدیلی کرنے جا رہے ہیں، تقریباً 100 سال کا فرق ہے۔

جناب چیئرمین: اس طرح ٹھیک نہیں ہے نا۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: یہ جو India law تھا، it extends to the whole of Pakistan and applies to all citizens of Pakistan and persons in service of Government wherever they may be یہ نکال دیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ سب پر apply ہو، every person should come under this law, چاہے وہ کسی بھی department میں کام کرتا ہو۔

جناب! دوسری چیز یہ ہے کہ section 2 ہے جو نکالا گیا، ہم چاہتے ہیں کہ it is very very important ہم نے deletion کے لیے کہا تھا۔ وہ procurement of supplies of or sales of ammunitions and related

ہمارے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ services, this is very important سامنےhundreds of billion of rupeesکےscamsآئے۔ Everything with this technology nothing is آج کی دنیا میںis transparent secret, noting is hidden so, everything is open. So, it is کہ ہم کیا خرید رہے ہیں، پوری دنیاnothing that we should hide اس کے بعد ہم نے so, it is very very important. ہے، connected کیا تھا کہsuggest the arresting Officer shall present the copy of the order at the place of arresting the accused, shall prepare *(fard-e- moqa)* with details of assets seized, the signed copy of *(fard-e-moqa)* shall be given to the ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کو لے جاتے ہیں اورfamily کو پتا accused and his family. نہیں ہوتا کہ ان کو کہاں لے جایا گیا ہے.and they run from pillar to post.

دوسرا میں نے کہا تھا کہ the family members of accused, specially women and children and senior citizens should be dealt with dignity and respect. The accused shall immediately be taken to the local police station and accused data shall be entered in *Roznamcha* because then we should know who is taking the accused. The arresting Officer or investing Officer shall present the accused before the Magistrate and get medical check-up. Last says, if it is established that the case was fake, the investigating Officer and Officials of all departments involved shall be punished as per law. So, this is what, کہ ہمارے ہاں کس طرحexcessesہوتی ہیں، Heads of because we know, میں بیٹھتے ہیں اور ان سے سوال کیا جاتا the department press conference ہے کہ یہ excess ہوئی، یہ غلط ہوا، وہ کہتے ہیں کہ I do not know, I did not ہم جہاں پر ان سب order for it. So, there has to be some filters

چیزوں کو روک سکیں۔ know of so many people I کہ بچے کو اٹھایا اور لے کر چلے گئے، family does not know, they are running from pillar to post. پورے call centre پر raid کیا گیا، ٹھیک ہے، they were doing something wrong, all equipment was seized, nothing came back, millions of million people are put to, you know. It is very very important that we should put safeguard. یہ 100 سال پرانا law ہے، ہم جانتے ہیں کہ ہم کتنے اچھے اور کتنے برے ہیں، ہمارے departments کتنے اچھے ہیں اور کتنے برے ہیں، we know it, we all are the same. So, please it is very important, I would urge upon کہ warrant کے بغیر should not be arrested, giving a paper کہ ہم یہ لے جارہے ہیں، ہم نے یہ seize کیا ہے، ان کو sign کرکے دیں تاکہ family کو پتا ہو کہ where the person is. Thank you.

جناب چیئرمین: قابل احترام سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! ابھی جو ترامیم ہوئی ہیں، میں نے ایک ترمیم Whatsapp پر دی تھی لیکن میں نے ابھی report دیکھی ہے تو وہ incorporate نہیں کی گئی ہے۔ اس Bill میں کچھ اصلاحات کی گئی ہیں لیکن بہت minor قسم کی ہیں اور superficial قسم کی ہیں۔ Act کا spirit اسی طرح برقرار ہے جو پہلے دن تھا، اگر ہم نے اس کو اس انداز سے pass کیا تو اس سے پورا ملک ایک cantonment اور چھاؤنی بن جائے گا۔ اس سے غیر معمولی اندھے اختیارات Intelligence ایجنسیوں کے پاس آ جائیں گے جس بشری حقوق، سیاسی آزادیاں، انسانی آزادیاں اور میڈیا کی آزادی شدید طور پر متاثر ہو گی۔ میں اس کو کہوں گا کہ اگر قانونی مارشل لا کی کوئی اصطلاح ہے تو اس کے نتیجے میں آ ئے گی۔ میں چند چیزوں پر بات کروں گا مجھے وزیر صاحب ذرا اس کا جواب دیں۔ میں نے چھ ترامیم جمع کروائی ہیں جن میں sub-amendments بھی ہیں۔ آپ پہلے صفحے پر دیکھیں، آپ نے لکھا ہے documents include any written, unwritten اب unwritten میں تو سادہ کاغذ بھی ہے۔ صاف کاغذ بھی unwritten

ہوتا ہے۔ پھر آپ دیکھیں کہ میں law کا بندہ نہیں ہوں لیکن آپ نے پہلے میں لکھا ہے memorandum etc, اب قانون میں etc کا لفظ نہیں ہوتا۔ یہ تو آپ نے ایک ایسی چیز رکھی ہے کہ کوئی بھی چیز وہ شامل کر سکتے ہیں۔ قانون تو black and white میں بہت clear ہوتا ہے اس میں تو ایسی چیزیں نہیں ہوتی ہیں۔

پھر آپ صفحہ نمبر ۲ پر دیکھ لیں وہاں پر D کا ۴ نمبر دیکھ لیں، کہ any place occupied by Armed forces for the purpose of war games, exercises, training, research and development تو ان کے جو تعلیمی ادارے مثال کے طور پر NDU or Air University یا آپ کے باقی ادارے ہیں، آپ نے انہیں بھی اس میں شامل کیا ہے۔ اس کے بعد آپ enemy کی definition میں آ جائیں، اس میں آپ non-state actors کو define کریں، what is the non-state actor? اگر defined نہیں ہے تو پھر آپ یہاں لکھیں Armed Non-State Actors (ANSA) اس میں تو آپ نے سب کو ڈال دیا، جو خیراتی کام کرنے والے ادارے ہیں انہیں بھی آپ نے اس میں ڈال دیا۔ اس لیے یا تو آپ Non-State Actors کو define کریں یا ANSA لکھیں۔

اسی طرح میں نے یہ کہا تھا جناب چیئرمین! کہ آپ اس میں 2A کا addition کر لیں۔ وہ addition میں کیا کرنا چاہتا تھا وہ یہ تھا the provision of this Act shall be constituted, interpreted, applied and implemented subject to the provision about fundamental rights contained in Chapter 1 of Part-II of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan particularly Articles 9, 10, 10A and 14 اس میں آپ 2A شامل کر لیں کہ یہ قوانین جو ہمارے آئین کے Chapter1 of Part-II میں دیے گئے ہیں اور specially Articles 9, 10, 10A, 14 کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

پھر اسی طرح اس میں آپ دیکھیں کہ صفحہ نمبر ۴ پر آ جائیں کہ اس میں بھی بہت سی چیزیں ہیں جنہیں میں omit کرنا چاہتا ہوں، اس میں جو unauthorised disclosure

of identity ہے جس کی طرف منسٹر صاحب نے اشارہ کیا، a person shall commit an offence who intentionally acting in any manner prejudicial to public order or safety. Public order or safety کیا چیز ہے؟ آپ نے اسے بھی اس میں ڈال دیا ہے، یہ تو آپ نے ایک ایسی چیز کی ہے کہ آپ پورے معاشرے کو اس میں لے آئے ہیں اور انہیں غیر معمولی اختیارات دیے گئے ہیں۔

اسی طرح سے جو قانون شہادت میں add کرنا چاہیے کہ جو بھی ہو گا اسے قانون شہادت کے مطابق دیکھا جائے گا۔ میں نے اپنی ترامیم میں یہ ساری چیزیں ڈال دی ہیں۔ اگر آپ نے اسے اس حالت میں پاس کیا تو میں پھر خبر دار کرتا ہوں تو اس کے نتیجے میں میڈیا، بشری حقوق کی آزادی، انسانی آزادی، جمہوری اور سیاسی آزادیاں سب خطرے میں پڑ جائیں گی، غیر معمولی اندھے اختیارات intelligence agencies کو مل جائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر عمر فاروق صاحب جو بالکل آخری benches پر بیٹھے ہیں، آپ کا بھی حق ہے آپ بھی بات کریں۔

Senator Umer Farooq

سینیٹر عمر فاروق: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جیسا کہ یہ بل پہلے lay ہوا تھا اس میں جو باتیں لکھی گئی تھیں یا اداروں کو جو اختیار دیا گیا تھا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس Upper House میں ایسے Bills lay کرنا بھی غلط اور جمہوریت کے خلاف ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے، یہ چیز 70 سالوں کے بعد آ رہی ہے لیکن بلوچستان میں 1947 کے بعد سے آج تک یہی ہو رہا ہے۔ آج تو یہ قانون بنا کر ہمیں ان کے حوالے کر رہے ہیں لیکن ہم تو بغیر قانون کے ہی ان کے حوالے ہیں۔ جیسا کہ آج ہمارے فاضل اراکین نے کہا کہ اس میں ایسی چیزیں بھی ہیں کہ انہیں اگر زمین کسی بھی purpose کے لیے چاہیے ہو گی تو وہ اسے ہڑپ کر جائیں گے۔

کوئٹہ میں پچھلے تیس چالیس سالوں سے PAF نے ہمارے لوگوں کی 8000 ایکڑ زمین اپنے قبضے میں رکھی ہوئی ہے، نہ وہ کسی institute کے حوالے سے، نہ کسی جنگی purpose کے لیے اور ہمارے لوگوں کو اس بابت کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔ اس طرح کی بہت سی چیزیں ہماری آج کی حکومت جو کر رہی ہے اور جاتے جاتے اپنے لیے پھندے بنا رہے ہیں، کل اگر یہ جمہوری نظام کے بارے میں بات کریں گے تو یہی بل اس ایوان میں ان کے سامنے ہوں گے کہ یہ انہوں نے

خود پاس کیے ہیں۔ لہٰذا اس ایکٹ میں یہ چیزیں بھی لانی چاہیں کہ اگر کوئی ادارہ ناجائز طور پر کسی شخص کو کسی بھی مقصد کے لیے اٹھاتا ہے یا اپنے پاس رکھتا ہے تو اس کی کیا سزا ہو گی۔ اگر پولیس کسی کے خلاف کوئی جھوٹی FIR کاٹے گی یا کوئی کسی کی زمین ہڑپ کرے گا تو اس کے لیے کیا سزا ہو گی۔ یہ چیزیں کچھ بھی نہیں ہیں لیکن بطور سیاسی کارکن اگر کوئی کسی کے خلاف بات کرے گا یا کسی نے کسی کو اٹھایا تو اس کے لیے یہ تمام rules ہمارے عوام اور politicians کے لیے رکھ رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اداروں کو بھی کنٹرول میں رکھیں، اس ایوان سے ان کے لیے بھی سزا مختص ہو تب ان کو عوام اور پارلیمنٹ بھی مانے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی میں کہتا ہوں کہ سب کے سوال سن کے اکٹھے ہی جواب دے دیں تاکہ پھر بل پیش کر دیں گے۔ محترم کامران مرتضیٰ صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! تارڑ صاحب میرے ذاتی دوست ہیں اس لیے میں believe کرتا ہوں وہ جو کچھ کہہ رہے ہوں گے وہ درست کہہ رہے ہیں۔ مجھے ان سے بہت پیار اور محبت ہے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے اس بل کے حوالے سے بہت ضروری چیزیں introduce کروائی ہیں، میرے بھائی تارڑ صاحب نے اس بل کی بہت زیادہ ضرورت بتائی ہے۔ اتنی زیادہ ضرورت کہ مجھے لگا کہ اس کا احساس انہیں 15 ماہ پہلے ہونا چاہیے تھا۔ آج جب جانے میں چار یا پانچ دن رہ گئے اور اس کے بعد معلوم نہیں کس کی حکومت ہو گی، انہی کی ہو گی، کہتے ہیں ان ہی کی ہو گی۔ ان سے مراد ان کی ہو گی جن کا نام نہیں لیتے یا تارڑ صاحب کی۔ ان کے لیے یا کسی اور کے لیے اگر ہم اتنی ضروری introduce amendments کروا رہے ہیں تو بھی غلط ہے اور اگر ہم دیر کر رہے ہیں تو یقیناً یہ ہماری کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔

نواب زادہ صاحب نے کہا کہ کل یہ ہمارے لیے پھندہ ہو گا، ہمارے لیے تو خیر ویسے ہی پھندہ ہے۔ ہمارے ہاں تو کسی قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ بہت سے لوگ missing ہیں ان کے لیے کسی قانون کی ضرورت نہیں تھی اور جتنے missing ہو جائیں گے ان کے لیے ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ابھی الیکشن کمیشن کے سابق رکن شکیل بلوچ صاحب کا message آیا ہے کہ دو لوگ تربت سے missing ہیں جو بالکل نئے اور تازے ہیں، ایک کو تازہ شہید بھی کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ

اس طرح سے دستور کی مخاصمت میں اختیارات دیتے جائیں گے، ہمارے لیے تو شاید کل بھی دستور ایسی حیثیت نہیں رکھتا تھا، ہم پر apply نہیں کرتا تھا، نہ کوئی قانون apply کرتا تھا، ہم اس کا subject نہیں ہیں، ہمیں جو جس وقت چاہے، جس طرح سے مرضی treat کرے، ہمیں شاید اس پر بھی گلہ نہیں ہے کیونکہ اب گلہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہی مگر کل یہ دوست جو پہلی دو rows میں بیٹھے ہیں اس طرف سے ہوں یا اس طرف سے ہوں، پہلے ہم ان کو کہا کرتے تھے، آج ہم ان کو اپنے دوستوں اور بھائیوں کو کہہ رہے ہیں۔ کل یہ تمام ان قوانین کا subject ہوں گے، ہم کسی قانون کا پہلے بھی subject نہیں ہوتے ہیں اور آج بھی نہیں ہوں گے۔ آج بھی اس کو درست کر لیجیے، آج بھی رک جائیں تو شاید کل آپ اس پر بچ جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔ آپ نے اسی بل پر بات کرنی ہے۔

سینیٹر قراۃ العین مری: جناب چیئرمین! This is not fair کیونکہ میں نے بٹن دبایا تھا جب سیف اللہ ابڑو بات کر رہے تھے۔ مجھے بل پر نہیں، مجھے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو بعد میں موقع دے دوں گا۔

سینیٹر قراۃ العین مری: ٹھیک ہے جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولوی فیض محمد: (درود شریف) (عربی) جناب چیئرمین! جس مسئلے پر گفتگو ہو رہی ہے، اسلام کے اندر انسان کی جان، مال اور عزت کی حفاظت اور اس میں جس ملک کے باشندے اقلیت میں ہیں جیسے مسلمانوں کے جان، مال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت ہے، اس کے لیے قانون ہے اسی طرح ان اقلیتوں کے لیے جو مسلمان نہیں ہیں اور ان کی قومیت یہاں کی ہے ان کو بھی یہ حقوق حاصل ہیں۔ تو اس میں یہ ہے کہ ایسے قوانین جس کی وجہ سے لوگوں کے اوپر تکلیف آجائے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم پہلے یہ دیکھیں کہ ہم کتنے لوگوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پھر ایسے اختیارات ہوں گے اس سے زیادہ مصائب و مسائل بڑھیں گے اور ویسے بھی شریعت میں مناسب نہیں ہے۔ ناراض نہیں ہونا، جو میرے سامنے بزرگ بیٹھے ہیں وہ ناراض نہ ہوں، کہتے ہیں کہ سکرات کے وقت اگر کوئی وصیت کرے تو شریعت اس کی وصیت کو بحال نہیں کرتی۔ لہٰذا

آخری وقت پر ایسے مسائل پر بحث کرنا میں سمجھتا ہوں کہ سکرات کے وقت بحث کرنا ہے۔ میں یہ مناسب نہیں سمجھتا۔

جناب چیئرمین: کس کی سکرات مولانا صاحب؟ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! جہاں تک اس Bill کا تعلق ہے ایک طرف تو ہم انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک لڑکی جس کا نام رضوانہ ہے اس پر جو آج کل بات ہو رہی ہے۔ اس رضوانہ کے پاس ہر کوئی سیاسی scoring کے لیے جارہا ہے وہاں پر اس کی عیادت کرتے ہیں، وہاں پر اس سے ہمدردی کرتے ہیں، وہاں پر جج کے خلاف بات کرتے ہیں اور اس کو سزا دینے کی بات کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ سب ٹھیک ہے کیونکہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور یہ ہونا چاہیے لیکن دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ باجوڑ میں جو لوگ شہید ہوئے اور جو 100 سے زیادہ لوگ زخمی ہیں، ان میں کسی کا ہاتھ نہیں ہے، کسی کا پاؤں نہیں ہے، کسی کا سر اور دھڑ نہیں ہے، ان کے پاس کوئی ہسپتال میں عیادت کے لیے نہیں گیا، نہ ان کو ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا، نہ لوگوں کو دکھایا گیا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ میں اس بات پر حیران ہوں کہ ایک طرف تو دکھارہے ہیں کہ ابھی کھانا کھالیا، ابھی نہیں کھایا، ابھی آکسیجن زیادہ ہو گئی اور ابھی کم ہو گئی، ڈاکٹر بھی لگے ہوئے ہیں، میڈیا بھی لگا ہوا ہے دو ماہ سے ایک لڑکی کے پیچھے ہیں اور اس بے چاری کو نہیں چھوڑ رہے ہیں اور دوسری طرف ہم ایسی ترامیم لاتے ہیں جو انسانی حقوق کے خلاف ہیں اور جیسے مولوی فیض محمد صاحب نے بتایا کہ نہ اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے اور نہ انسانی معاشرہ اس کی اجازت دیتا ہے۔

دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ لوگ آخری وقت میں جیسے مولوی صاحب نے کہا کہ یہ سکرات کا وقت ہے، یہ ختم ہورہا ہے۔ میرے بھائی نے کہا کہ پانچ دن باقی ہیں، پانچ دن بھی باقی نہیں ہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ تین دن باقی ہیں کیونکہ آج کا دن تو گزر گیا، 8, 7 اور پھر 9 تاریخ کو ختم ہونے والا ہے تو دو دن رہ گئے ہیں اور دو دن میں ہم کون سا بڑا تیر مار لیں گے؟ ہم ایک سال سے ایسے ہی بیٹھے رہے اور اب آکر ہم یہ کریں گے۔

جناب والا! دوسرا بڑا مسئلہ جو آرہا ہے جو اٹھارویں ترمیم میں کام شروع کیا ہے۔ اس میں ہم ابھی سے کہتے ہیں جو اٹھارویں ترمیم بنی وہ تمام سیاسی جماعتیں جو پارلیمنٹ میں موجود ہیں، ان سب کی متفقہ رائے سے اٹھارویں ترمیم منظور ہوئی تھی۔ یہ کوئی ایسی عام دستاویز نہیں ہے کہ ہم نے اسے کسی کونے میں پاس کیا اس پر اس وقت جناب آصف علی زرداری صاحب اور اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور جتنی بھی پارٹیاں تھیں سب نے مل کر اس اٹھارویں ترمیم کو منظور کیا اور ایسا بھی نہیں کیا کہ راتوں رات اس کو منظور کیا بلکہ اس پر ایک کمیٹی بنی اور اس پر غور وخوض کرنے کے بعد اس کو متفقہ طور پر پاس کیا۔ یہ 1973 کے آئین پاکستان کے بعد دوسری دستاویز ہے جو منظور ہوئی اور اس کی وجہ سے آئین اپنی اصل شکل میں بحال ہو گیا اور میرے خیال میں اس کو بالکل چھیڑنا نہیں چاہیے۔ میں اپنے محترم جتنے بھی حکومت کے یہاں پر وزراء ہیں ان سے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کو آخری وقت میں چھوڑ دیں، یہ باتیں مت لائیں، آنے والے لوگ آئیں گے اور ہو سکتا ہے آپ ہی آجائیں اور شاعر کہتا ہے؛

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے

کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

ان شاء اللہ آپ سے ملیں گے۔

جناب چیئرمین: آج بہت قیامت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میاں رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ جناب چیئرمین۔ اس پر بہت بات ہو چکی ہے لہٰذا میں نہایت ہی مختصر دو، تین باتیں سامنے رکھنا چاہوں گا۔ ایک تو جو Official Secrets Act کا ترمیمی بل ہے اس میں کتنی چیزیں secret رکھی ہوئی ہیں وہ تو اس کے preamble سے ہی ظاہر ہو رہا ہے because normally the preamble lays out the intent and purpose for which an amendment or an amending Bill is being brought and it's preamble reads;

> 'Whereas, it is expedient further to amend the Official Secrets Act, 1923 in the manner and for the purposes hereinafter appearing.".

So, it is not only short and crisp, it does not disclose as to what was the necessity for amending the Act.

In Clause 2, with great respect to the honorable Law Minister,

وہ ایکamendment لے کر آئے ہیں جس میں انہوں نے "and related services" کو اس میں سے نکال دیا ہے لیکن اگر آپ اس کو ویسے دیکھیں

Mr. Chairman, this covers contracts, agreements, memorandums, etc., related to procurement of supplies of or sales of munitions and related services. Munitions and related services

انہوں نے نکال دیا ہے لیکن I stop here. اس کو اگر آپ read کریں with the provisions of the Pakistan Army Act جو ہم نے ابھی حال ہی میں، جلدی میں پاس کیا تھا اس میں تمام تر جو financial enterprises of the armed forces ہیں ان کو ہم نے ایک legal cover دے دیا ہے۔ لہٰذا if you read this with that تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اگر as far as military equipment, military hardware is concerned, I have no problems لیکن اگر اس کے ساتھ آپ وہ بھی پڑھیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ فیکٹری جو بسکٹ بنا رہی ہے یا وہ فیکٹری جو دودھ یا دہی بنا رہی ہے، اس کو بھی اس کے ساتھ استثنا ملے گی۔

میرا یہ خیال ہے کہ ان تمام چیزوں کو کرنا چاہیے اور پھر جیسے سینیٹر مشتاق صاحب نے point out کیا تھا کہ prohibited area میں اب آپ research and development, movement of troops بھی چلیں ٹھیک ہے but in camera briefings that is also a prohibited area. Mr. Chairman what are we doing? آپ نے ان کے educational institutions وغیرہ کو بھی prohibited area کر دیا ہے۔ یہاں پر آپ کہہ رہے ہیں کہ in camera briefings جہاں پر ہوں گی وہ بھی prohibited area ہے۔

Then in offences, again it has already been pointed out but I would like to point it out again that public order has been included in Clause 3, public order

کااس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس سے اس کا scope بہت بڑھ جائے گا۔

Coming finally to the conclusion, insertion of Section 6A that needs to be redrafted to the extent of the necessity explained by the honorable Law Minister, I would agree but I think it needs to be redrafted.

یہ انہوں نے اچھا کیا ہے کہ Clause 9 کو انہوں نے delete کر دیا ہے، وہ ایک اچھا اقدام ہے۔ آخر میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ Clause 12 میں جو نئ section 16 بن رہی ہے، which is the part to make rules. The Federal Government may make rules to carry out the purpose and object of this Act. اب فاضل وزیر قانون صاحب بالکل درست ہوں گے جب وہ یہ بات فرمائیں گے کہ یہ بات تو ہر قانون کے اندر موجود ہوتی ہے جس میں Rules بننے کی گنجائش ہوتی ہے لیکن جناب چیئر مین! ہم نے تب بھی دیکھا ہے اور آپ بھی اس بات کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں، فاضل Law Minister بھی اس بات کو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں اور میں being Chairman of the Committee on delegated Legislation اس بات کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں کہ بہت دفعہ ایسے Rules بنائے جاتے ہیں جو parent Act کے مترادف ہوتے ہیں، جو parent Act سے زیادہ powers دے رہے ہوتے ہیں اور ایک ایسا sensitive law اس میں Federal Government کو یہ powers دینی کہ وہ painting کے اندر مزید رنگ ڈال سکیں by making Rules میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم اس Law کے لیے

Section (16) and Clause-12 should be omitted.

Mr. Chairman: Honourable Minister for Law.

<u>Senator Azam Nazeer Tarar</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں بہت مشکور ہوں فاضل ممبران کا کہ انہوں نے اتنا وقت دیا ہے اور بہت اچھی suggestions دی ہیں اور شاید Floor of the House پر debate کا

ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ کچھ چیزوں میں مزید بہتری لائی جا سکتی ہے تو لائی جائے۔ میں بالکل یہ نہیں کہوں گا کہ پچھلے دور میں کیا ہوا اور کیوں ہوا اور کس طرح سے نہ حکومتی بنچوں کو اور نہ ہیOpposition benchesکوcommentکرنے کی اجازت تھی لیکن چونکہ نشریات بھی جا رہی ہیں، یہ سارا ایوان دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے کہ ہم نے جو قانون بھی آپ کے سامنے رکھا ہے اس کیClause by Clause readingنہ صرف کمیٹی میں ہوئی ہے بلکہ آج Floor of the Houseپر بھی ہو رہی ہے۔

یہ جو اندھا دھند والا الزام ہے کم از کم اس سے بریت کا میں اسHouseسے تقاضا کروں گا کہ اس حکومت کو بری کر دیا جائے کہ قانون سازی اندھا دھند ہو رہی ہے۔ اس کی حد تک نہیں مشتاق صاحب جو بھی قانون آپ کے سامنے رکھا گیا ہےeven Mustafa impexکی ایک شق بھی اگر تبدیل کر رہے تھے تو بتایا گیا ہے کہ یہ Federal Governmentکو Provincial Governmentسے۔

سینیٹر رضا ربانی صاحب سے شروع کرتا ہوں پچھلےOrderپر جاؤں گا جہاں تک rules makingکا تعلق ہے یہ Federal Government کا اختیار ہے اور Federal Governmentکا ہی رہے گا اورFederal Government meansوفاقی کابینہ۔ جناب! اگر35لوگ بیٹھ کر کوئی غلط قانون بناتے ہیں،Rules بناتے ہیں تو ہم سب کو اختیار ہے کہ ہم ان کو challengeکریں، ان کو strike downکروائیں۔ جناب! اس کی جو establishment of special courtہے وہnotificationپر چل رہی ہے وہ ہم نےMagisterial courtsکو نکال کر special Judge centralجو ہیں ان کو یہ اختیارات دیئے ہیں جو کہnotificationکے ذریعے ہو رہے ہیں۔ Authorization of Joint Investigation team کا کوئی کوئی طریقہ نہیں بنا ہوا، اس کو پہلے کوئی ایک officer investigateکرتا ہے۔ اب ہم نے اس میں یہ بھیaddکیا ہے کہ DG FIA, joint investigation teamبنائیں گے، اس کے لیے rulesبنانے ہوں گے وہ chapterدینا ہوگا کہ وہ کنcasesکے لیے بنا سکتے ہیں اور کیسے بنائیں گے۔

جناب! شفافیت آتی ہے جب rule making ہوتی ہے باقی apprehension اس لیے ہے کہ ہم نے 70 years یہ تکلیفیں دیکھی ہیں اور میں اس قانون کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آپ سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی ایک لمحے کے لیے بالائے طاق رکھ دیں کہ یہ قانون نہیں ہے۔ اس قانون کو کیوں ہونا چاہیے تھا اور یہ کیوں include کیا گیا، کوشش تو یہ کی گئی تھی کہ وہ کام جو کہ عام لوگوں کی نظر میں نا معلوم افراد کرتے ہیں اور پھر جو گمشدہ افراد ہیں وہ ملتے نہیں ہیں۔ وہ کسی قانون کے دھارے میں آئیں انہیں کوئی عدالت پوچھنے والی ہو، انہیں کوئی authority پوچھنے والی ہو۔ آپ سب نے کہا کہ یہ روش جیسے چل رہی ہے ویسے ہی چلنی چاہیے اور under the law with the warrant of the Magistrate یہ اختیار Intelligence Agencies کو نہیں دینا چاہیے۔ ہم نے اسے کاٹ دیا ہے دنیا جہاں میں یہ اختیار Intelligence Agencies کے پاس ہے لیکن ہم نے اسے ختم کیا کہ آپ سمجھتے ہیں کہ جو رائج الوقت practices ہیں وہ جاری رہیں۔ یہ اس House کی دانش مندی ہے، فراست ہے ہمارے سر تسلیم خم ہیں۔

میں صرف تین چیزوں کی وضاحت کروں گا جہاں تک تعلق ہے identity کا میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہم دہشت گردی کا شکار ہیں پچھلے 20 years سے، ہمیں تعصب کی عینک اتار کر اپنے فوجی جوان اور جو Intelligence Agencies war zones میں کام کر رہی ہیں ہمیں ان کی طرف بھی دیکھنا چاہیے۔ ان کی شہادتیں، ہم ماؤں کے جوان بچوں کی لاشیں وصول کرتے ہیں۔ میں نے back ground بتایا ہے کہ جب انہوں نے operations start کیے بہت دفعہ ایسا ہوا کہ اعلان کرائے گے، اشتہار لگائے گئے، تصویریں لگائی گئیں، social media پر ڈالا گیا کہ یہ جو Inspector ہے IB کا ہے یا یہ جو Assistant Director ہے یہ ISI کا ہے یہ جہاں بھی نظر آئیں ان کو قتل کرنا ثواب کا کام ہے۔ جناب چیئرمین! انہوں نے کہا اسے تین سال کے لیے سزا بنائی جائے تاکہ اس کے خلاف inquiry تو ہو سکے ورنہ پھر وہ گمشدہ کی list میں جائیں اور نا معلوم افراد آئیں تو یہ قانون کی منشاء نہیں ہے۔

مشتاق صاحب نے کہا کہ آپ Articles 10, 4, 9, 10(A) and 14 کو اس میں ڈالیں، رضا ربانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جناب! کسی قانون میں آئین کے Articles کو

reproduceنہیں کیا جاتا جو قانون آئین کے بنیادی fundamental rightsسے militateکرتا ہے وہ قانون قانون تصور نہیں ہوتا وہ strike downہو جاتا ہے اور اس میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ ایک ایک چیز کو رکھا جائے۔ سینیٹر رضا ربانی صاحب نے کہا کہ یہ جو biscuitبنانے والی factoriesہیں تو میں ammunitionsپڑھ دیتا ہوں اس میں اگر biscuits اور روٹیاں آئیں گی تو میں جواب دہ ہوں ہم نے Clause-C ammunitions of warکو explainکیا ہے۔

Includes the whole or any part of any ship, submarine, aircraft, tank, vessels similar engines arms ammunition torpedoes or mines intended or adopted for use in war.

جناب! اس میں biscuits factoriesنہیں آئیں گی یہ صرف اس حوالے سے ہے warمیں چنے اور بسکٹ جاتے ہیں وہ ammunitionمیں نہیں ہے۔ محترمہ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ نے کہا کہ یہ پرانا قانون ہے اور اس کے ذریعے اگر کوئی بہتری آسکتی تھی تو لائی جائے۔ سینیٹر صاحبہ! ہم نے اس میں intention incorporateکیا ہے پہلے کافی چیزیں تھیں جن کے بارے وضاحت دی تھی word knowinglyکو ڈالا ہے as a student of lawمجھے معلوم ہے کہ اس میں mens reaہم نے شامل کیا ہے۔

آخری بات یہ ہے جو آپ نے کہا کہ اسے جرم بنایا جائے اور وہ سارا بتائیں Police order' 155اب یہ سارے اختیارات کوئی فوجی افسر استعمال نہیں کرے گا، یہ local Policeکے اختیارات ہیں اور اگر وہ excessکریں گے Police orderاس کے Article 155میں غلط searchپر سزائیں ہیں پانچ سال تک کی سزا ہے، غلط entryپر سزا ہے، غلط گرفتاری پر سزا ہے، سارا PPCلگتا ہے۔

With this explanation I would very respectfully submit that it should be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Official Secret Act, 1923 [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023], as reported by

the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill Clauses 2-12. The question is that Clauses 2-12 do form part of the Bill?

(Interruption)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! اس وقت آپ amendment دے دیتے ہیں کمیٹی میں کیوں نہیں دی؟ آپ خود منسٹر ہو کر ایسے کام کر رہے ہیں، میں اس طرح Amendments نہیں لیتا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! مجھے پوری scheme بنانی پڑے گی آپ ایک دفعہ amendments ادھر دے دیں تاکہ ہم اس کی تیاری کریں میں next Bill پر چلا جاتا ہوں۔ مجھے amendment کی پوری reading کرنی پڑے گی نہیں آپ ادھر ایک دفعہ آ جائیں میں پہلے دوسرا Bill لے لیتا ہوں۔ دوسرا لے لیتا ہوں نہ اس کے ایک منٹ بعد۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب ان کو ابھی please آنے دیں، اس کو ابھی دیکھتے ہیں آپ دونوں اس کو دیکھ لیں Secretariat ٹھیک کر دے گا، آپ اس کی amendments کر کے بتائیں۔ میں ابھی کر رہا ہوں صرف دو منٹ دے دیں، اس کی amendments بنائیں کیونکہ Bill نے Secretariat میں بھی جانا ہے بس اتنی گزارش ہے۔ میں نے کب کہا کہ نہیں ہو سکتی میں کر رہا ہوں۔ میں کہہ رہا ہوں ہم اپنی تیاری مکمل کر لیں اتنا وقت تو دے دیں۔ جناب! 2 second کی بات ہے میں جب تک دوسرا Bill لے رہا ہوں۔ اس کو کرنے دیں میں کر لوں گا۔ رضا صاحب آپ ابھی دو منٹ بیٹھ جائیں۔

Order No.11. Rana Tanveer Hussain, Federal Minister for Education and Professional Training, Senator Ishaq Dar move the order.

The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Chairman. I beg to move that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(Interruption)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ یہ کتنی بار کمیٹی میں جائے گا۔ میں اب اس پر voting کرالوں۔ اس پر بہت بحث ہوئی ہے۔ جو اس کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ جو اس کے مخالف ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

(گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ بل کے حق میں 23 اور بل کی مخالفت میں 16 ووٹ ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! بتائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! کمیشن کی جو ہیت ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں اس کے باوجود سلیم صاحب کو یا باقی دوستوں کو اس پر کوئی اختلاف ہو تو وہ ضرور بتائیں۔ آج کمیشن کی جو ہیت ہے اس کے مطابق اس میں 7 ممبران کا تقرر وزیر اعظم صاحب کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ذرا توجہ فرمائیے گا۔ جناب چیئرمین! میں پڑھ دیتا ہوں:

"(3) The Prime Minister shall appoint nine Members amongst whom-

(a) Three Members shall be eminent scientists, Information Technology experts or educationists of proven ability with significant contribution of higher education provided that at least one of the Members shall be a woman, they shall be appointed with immediate effect;

(b) The Chairman of the four Provincial Higher Education Commissions.

جناب چیئرمین! چاروں صوبوں کے Chairman Higher Education Commissions بھی اس میں ہیں۔ At least one woman لکھا ہوا ہے یہ ساری خواتین بھی ہو سکتی ہیں۔

(c) One Member shall be a Rector or Vice-Chancellor appointed by the Prime Minister out of a panel of three persons suggested by a committee consisting of all Vice-Chancellors/Rectors of public sector universities to be setup by the Commission.

جناب چیئرمین! اب اس میں یہ بتائیں کہ تین experts آ گئے ہیں۔ دو فیڈرل سیکرٹری تو ہوتے ہی ہیں۔ ایک Chairman of the Commission ہیں۔ چاروں صوبوں کے ایک ایک نمائندے ہیں۔ وہ تینوں experts بھی صوبوں سے آنے ہیں اور کہیں سے نہیں آئیں گے۔ جناب چیئرمین! اگر ان experts کے بارے میں آپ ترمیم کرتے ہیں تو سلیم بھائی ان کو چار کر دیتے ہیں تاکہ سارے صوبوں سے ایک ایک بندہ آ جائے۔ چاروں صوبوں کے Chairman Higher Education Commission ہیں پہلے یہ نہیں ہوتے تھے۔ آپ جو دوسری

بات Executive Director کی کر رہے ہیں وہ Grade-21 کا ملازم ہے۔ وہ چیئرمین کے superannuate نہیں ہو سکتے اور اس کے superstructure میں نہیں آ سکتے۔ تو with this suggestion, I believe اس کو unanimously pass کریں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین! اس Bill میں میری amendment ہے۔

Mr. Chairman: It means again today amendments.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! ایک amendment ہے۔

Mr. Chairman: Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education and Professional Training, on his behalf Honourable Minister for Law please move Order No. 11.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I wish to move that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Second reading of the bill, Clauses 2 to 4, the question is that the Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. Clause 5, there is an amendment in Clause 5 in the name of Senator Saleem Mandviwalla, please move the Clause. Yes, Minister of Law, please.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, on behalf of Senator Saleem Mandviwalla, in Section 6, sub-section (3) clause (a) “three” Members word shall be substituted by “four” Members.

Mr. Chairman: I now put the amendment as moved by the Law Minister before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is carried. The question is that the Clause 5 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 5 as amended stands part of the Bill. Clauses 6, there is an amendment in Clause 6 in the name of Senator Saleem Mandviwalla, please move the amendment.

Senator Saleem Mandviwalla: Sir, Clause 6 (a) in sub-section (2) of sub-section (8) of Higher Education Commission Ordinance, 2002 for the words “of resignation”, the word “resignation or completion of tenure of the Member” shall be substituted.

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is carried. The question is that the Clause 6 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 6 as amended stands part of the Bill. Clauses 7 and 8. There is no amendment in Clauses 7 and 8. So, I put these Clauses

as one question. The question is that the Clauses 7 and 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 7 and 8 stand part of the Bill.

اب ہم Clause 9 لیتے ہیں۔ جی سلیم صاحب! ایک ترمیم اور بھی آپ نے دی ہے۔

Senator Saleem Mandviwalla: I withdraw it.

Mr. Chairman: Amendment in Clause 9 has been withdrawn which was given by honourable Senator Saleem Mandviwalla. So, it stands withdrawn.

Now, we take up Clauses 9 to 12. There is no amendment in Clauses 9 to 12, so, I put these Clauses as one question. The question is that Clauses 9 to 12 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 9 to 12 stand part of the Bill. Now, we take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No.12 stands in the name of honourable Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education and Professional Training. On his behalf, honourable Azam Nazeer Tarar, please move Order No.12.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I wish to move that the Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed.

اعظم نذیر تارڑ صاحب! آپ ایک bill withdraw کرنا چاہ رہے ہیں، مہربانی فرما کر اس کی motion پڑھیں۔ حکومت ایک bill withdraw کرنا چاہ رہی ہے، ذرا اس کے بارے میں بتائیں بھی۔

Withdrawal of [The Prevention of Violent Extremism Bill, 2023]

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں عرض کرتا ہوں، پچھلے Sunday کو ایک بل Prevention of Violent Extremism Bill, 2023 پیش ہوا تھا جس کو اس دن پھر take up نہیں کیا گیا۔ ایک تو میں وضاحت کر دوں کہ جب ہاؤس نے اعتراضات اٹھائے، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب نے، میاں رضا ربانی صاحب نے، مشتاق صاحب نے اور باقی ساتھیوں نے تو وزیر مملکت صاحب نے مہربانی کی، میں لاہور میں تھا اور پرائم منسٹر صاحب کی میٹنگ تھی، منسٹر صاحب نے لابی میں جا کر کہا کہ اس طرح کا بل ہے جو کہ Interior کا ہے، میں پھر وضاحت کر دوں کہ ہم دونوں بھائیوں کی ڈیوٹی آپ کی assistance ہے۔ بل متعلقہ ڈویژن ہی لے کر آتے ہیں اور وہ لگواتے ہیں، ان کے منسٹرز ہوں تو ان کی مہربانی، نہ ہو تو یہ ڈیوٹی ہم کر دیتے ہیں۔ جناب! تحقیق کے بعد پتا چلا کہ یہ دو سال پرانا بل تھا جو کہ گزشتہ حکومت کے دور میں جب FATF کے حوالے سے کام ہو رہا تھا، یہ بل تیار کیا گیا۔ اس کی کابینہ سے منظوری لی گئی، CCLC ہوئی اور اسے مکمل شکل میں رکھا گیا۔ شاید ان کو سیاست سے وقت نہیں ملا، اس لیے یہ بل وہیں پڑا رہا اور انہوں نے پیش نہیں کیا۔ اب چونکہ time ختم ہو رہا تھا تو ایک وزارتوں کے اندر ایک general circulation ہوتی ہے کہ جو pending bills ہیں پارلیمانی امور کی وزارت کو بھیج دیں۔ وہ bill lay ہوا تھا اور حکومت نے اس پر کوئی زور نہیں دیا۔ وزیر داخلہ صاحب delegation کے ساتھ زیارات کے ویزوں کے سلسلے میں عراق گئے ہوئے تھے کہ اس کا سسٹم بہتر کیا جائے۔ جب یہ ساری تحقیق کی گئی اور وزیراعظم صاحب کے نوٹس میں بات آئی تو ان کی خصوصی ہدایات پر in consultation with وزیر داخلہ رانا ثناءاللہ، یہ bill withdraw ہو رہا ہے۔ آنے والی حکومت جب

mandate لے کر آئے گی، اس سے متعلقہ کوئی قانون سازی کروانا چاہے یا نہ چاہے، یہ ان کی صوابدید ہوگی۔ نہ یہ بل اس حکومت نے تیار کیا اور نہ یہ کبھی موجودہ کابینہ میں یا CCLC میں discuss ہوا اور نہ ہی اس بل کی ownership کبھی ہماری رہی ہے۔ میں اس استدعا کے ساتھ یہ motion لے کر آیا ہوں۔ اگر اجازت دیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

I seek leave of the House under Rule 155 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 to withdraw the Prevention of Violent Extremism Bill, 2023 introduced in Senate on 30th July, 2023.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave to withdraw the Bill is granted. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, may please move motion for withdrawal of the Bill.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I wish to withdraw the Prevention of Violent Extremism Bill, 2023 introduced in Senate on 30th July, 2023.

Mr. Chairman: The Bill stands withdrawn. Now, we take up Order No.13 which stands in the name of Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation. On his behalf, honourable Leader of the House may please move the Order.

Consideration and Passage of [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, thank you. I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan International Airline Corporation (Conversion) Act, 2016 [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023], as

reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, we take up second reading of the Bill.

مشتاق صاحب کی amendments کدھر ہیں؟ ہاؤس بتائے کہ مشتاق صاحب کی amendments لینی ہیں یا نہیں؟

(Voices of "No" were heard)

Mr. Chairman: Thank you. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 and 3 stand part of the Bill. Now, we take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Now, we take up Order No.14 which stands in the name of Khawaja Saad Rafique, Minister for Aviation. On his behalf, honourable Leader of the House may please move the Order.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, thank you. I beg to move that the Bill further to amend the Pakistan International Airline Corporation (Conversion) Act, 2016 [The Pakistan International Airline Corporation (Conversion) (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed. There is one vote against the Bill and that pertains to Senator Mushtaq sahib.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! آپ مجھے بات تو کرنے دیتے۔

جناب چیئرمین: جناب! سن تو لیں۔ میں نے ہاؤس سے sense لے لیا، وہ سب کہہ رہے ہیں کہ آپ کی amendment لینی ہی نہیں تو کونسی بات۔ پہلے میں تھوڑا بزنس لے لوں، پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

Now, we take up Order No.15 which stands in the name of Shazia Marri, Minister for Poverty Alleviation and Social Safety. On her behalf, Mr. Shahadat Awan may please move the Order.

<u>Consideration and Passage of [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023]</u>

Senator Shahadat Awan: Sir, on behalf of Minister for Poverty Alleviation and Social Safety, I hereby move that that the Bill further to amend the Zakat and Ushr Ordinance, 1980 [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. Now, I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. We now take up Clauses 2 to 4. The question is that Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No. 16. Ms. Shazia Marri, Minister for Poverty Alleviation, on her behalf Minister of State for Law, please move Order No. 16.

Senator Shahadat Awan: Sir, I on behalf of Minister for Poverty Alleviation move that the Bill further to amend the Zakat and Ushr Ordinance, 1980 [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Zakat and Ushr Ordinance, 1980 [The Zakat and Ushr (Amendment) Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No.17. Minister of Law, please move Order No. 17.

Presentation of annual reports of the Council of Islamic Ideology for the period 2018-2019 and 2019-2020

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I wish to lay before the Senate the Annual Reports of the Council of Islamic Ideology for the period 2018-2019 and 2019-2020, as required by Clause (4) of the Article 230 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Reports stands laid. Order No. 18. Honourable Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, please move Order No.18.

Presentation of report of the Standing Committee on Aviation pertaining to the examination/consideration and recommendations for resolution of issues regarding Pilots' Licenses

Senator Hidayat Ullah: Sir, I Chairman, Standing Committee on Aviation move under sub rule (1) of Rule 196 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the report of the Committee pertaining to the examination/consideration and recommendations for resolution of issues regarding Pilots' Licenses, presented in the House on 2nd August, 2023, be considered and adopted.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the report stands adopted. Order No. 9. Minister for Interior, on his behalf Minister for Law, please move Order No.9.

The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I on behalf of Minister for Interior, wish to move that the Bill further to amend the Official Secrets Act, 1923 [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee with amendments, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. We may now take up second reading of the Bill i.e., clause by clause

consideration. Clause 2. There is an amendment in Clause 2 in the name of honourable Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move the amendment.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I move that while reading Clause 2 in Section 2, sub-section (3), before the word "munitions and related services" be deleted.

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is carried. The question is that Clause 2 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 as amended stands part of the Bill.

مشتاق صاحب کی amendments لینی ہیں، بتائیں؟

(اس موقع پر ایوان میں no کی آوازیں سنائی دیں)

جناب چیئرمین: جی نہیں لینی ہیں، شکریہ۔

Clauses 3 to 8. There is no amendment in Clauses 3 to 8, so I put these Clauses as on question. The question is that Clauses 3 to 8 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 3 to 8 stand part of the Bill. Clause 9. There is an amendment in Clause 9 in the name of Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law, please move the amendment.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I move that Clause 9 be omitted from the Bill.

جناب چیئرمین: یہ پوری Clause 9 ہی withdraw کر رہے ہیں تو مشتاق صاحب! amendment کس بات کی؟

I now put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. The amendment is carried. The question is that Clause 9 be omitted and the remaining clauses be renumbered accordingly.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 9 stands omitted and the remaining clauses are renumbered accordingly. Clauses 9 to 11 as renumbered. The question is that Clauses 9 to 11 as renumbered do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 9 to 11 as renumbered stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Honourable Rana Sana Ullah Khan, Minister for Law, on his behalf Minister for Law, please move Order No. 10.

Senator Azam Nazeer Tarar: Sir, I move that the Bill further to amend the Official Secrets Act, 1923 [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Official Secrets Act, 1923 [The Official Secrets (Amendment) Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed.

معزز سینیٹرز! ان Bills پر آج جو deliberation, discussion اور تقاریر ہوئی ہیں، سوائے شیری رحمٰن کے باقی سب appreciate کریں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 7th August, 2023 at 3:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 7th August, 2023 at 3:00 p.m].

Index

Senator Azam Nazeer Tarar 35, 58, 59, 60, 62, 65, 66, 67, 68
Senator Hidayat Ullah 26, 66
Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui 16
Senator Mohammad Ishaq Dar 2, 56, 62, 63
Senator Naseebullah Bazai 26
Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai 25
Senator Rana Maqbool Ahmad 14
Senator Saleem Mandviwalla 59, 60
Senator Shahadat Awan 64, 65
سینیٹر تاج حیدر 33
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 4, 9, 20, 23, 24, 33, 34, 36, 37, 51, 56, 58, 61
سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری 41
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 12, 13
سینیٹر سلیم مانڈوی والا 23, 24, 27, 58
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 19, 32
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 6
سینیٹر شیری رحمٰن 18, 27, 28, 41
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 17, 21, 24
سینیٹر عمر فاروق 45
سینیٹر قراۃ العین مری 47
سینیٹر کامران مرتضٰی 3, 46
سینیٹر محمد طاہر بزنجو 40
سینیٹر مشتاق احمد 22, 43, 64
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری 11
سینیٹر مولوی فیض محمد 47
سینیٹر میاں رضا ربانی 9, 14, 15, 16, 19, 49
سینیٹر ہدایت اللہ خان 48
سینیٹر محمد اسحاق ڈار 5, 18, 29, 32